HISTORY OF PALESTINE

تاریخ بیت المقدس

جسکو

مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مولف تفسیر حقانی نے
بڑی تحقیق کے ساتھہ مع نقشہ بیت المقدس و نقشہ مسجد اقصے
و نقشہ زمین شہر یروسلم مرتب فرمایا

حسب اجازت مولانا موصوف

و

بایمائے جناب حافظ مولوی محمد عبد الاحد صاحب
باہتمام کارپردازان مطبع ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ ہجری صلعم

مطبع مجتبائی دہلی میں طبع ہوئی

MUJTABAI PRESS DELHI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونصلی

ارباب بصیرت واصحاب بصارت پر مخفی نہین کہ علم تاریخ گزشتون کا تذکرہ عبرت وخبرت کا چشمہ اخلاق کا مہذب ہونے کے سبب بہت سے علوم پر فوقیت رکھتا ہی۔ یہی بتلاتا ہی کہ دیکھ پہلے کہان گئے اور انکے سامان عیش وتجمل کہان مٹ گئے؟ انکے تدابیر اور قوت وشوکت اور جاہ وحشم کہان بہ گئے انکا غرور انکا انبیاء ومرسلین سے مقابلہ کرنا حوادث دہر کے صدہا من گرد وغبار کے نیچے دب گیا۔ خصوصاً معابد کی تاریخ اور معابد مین بھی بیت المقدس کی کہ جسکی شان مین بارکنا حولہٗ آیا اور جسکو صدہا انبیاء کا اور ایک مدت تک خاتم المرسلینؐ کا قبلہ بنایا اور جسکو آنحضرت صلعم نے حدیث لاتشد الرحال مین مستثنیٰ فرمایا۔

اول تو حال کے حالات اور مقامات مع تاریخ وجغرافیہ آج کل کی عامہ تصنیفات مین بہت کم ہین اور گزشتہ زمانہ کا صحیح تذکرہ (کہ مسجد اقصیٰ اول اول کسنے بنائی اور پھر کسنے گرائی اور پھر کون کون اسکو بناتے اور کون بدبخت اسکو گراتے رہے) تو کالعدم ہی پھر وہ بڑا بھاری معرکہ کہ جو عیسائیون اور مسلمانون مین صدیون تک اس مسجد کی بابت ہوا نسیاً منسیاً ہی ہو چلا تھا۔ اور نیز اس مقدس مقام کی تاریخ سمجھنے پر قرآن مجید کے مطالب لتفسدنّ فی الارض مرتین اور سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ کا سمجھنا موقوف تھا اور نیز کتب سابقہ مین جو بشارتین دین محمدی کے بارے مین آئی ہین انکا سمجھنا بھی اس مسجد مقدس اور شہر متبرک کی تاریخ جاننے پر منحصر تھا اسلئے جناب مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب نے اپنی تفسیر حقانی مین اسکی نہایت عمدگی سے تاریخ بیان کی اور جغرافیہ اور نقشہ بھی بیان کردیا اور مخالفون کی کتابون کو اسکی تصنیف مین خوب مدنظر رکھا ہی دریا کو کوزہ مین بند کردیا ہی اس ملک کا اور اگلے زمانہ اور حال کے مقامات کا فوٹو کھینچ کر دکھایا ہی اور نہایت محققانہ طور پر کلام کیا ہی جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ چونکہ یہ تاریخ تفسیر کے پانچوین جلد مین تھی اس سے ہر شخص بسہولت بہرہ مند نہو سکتا تھا۔ اسلئے جناب مولوی حافظ محمد عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی نے مصنف کی اجازت سے بنظر افادہ اس نایاب تاریخ کو جداگانہ چھاپ کر شائقین پر احسان کیا ہی۔

اس کتاب کی قیمت ۶ر ہے ناظرین منگائین اور لطف اٹھائین۔

محمد بیگ منتظم دفتر کتابت مطبع مجتبائی دہلی

مختصر فہرست کتب مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

قرآن شریف سادہ جو صفحہ پارہ پارہ
علیحدہ واضح تقطیع ۲۲-۲۹ مجتبائی
ایضاً بکاغذ ولایتی
بکاغذ گندہ برون
قرآن شریف واضح جلی قلم مترجم
بدو ترجمہ مجتبائی دہلی ایک ترجمہ
اردو شاہ رفیع الدین صاحب
زیر متن و یک ترجمہ فارسی شاہ
ولی اللہ بر حاشیہ ہندسہ وار ہر آیت
آیت کا مع فوائد شاہ عبدالقادرؒ
بزبان اردو کاغذ رسمی سفید حنا
شدہ تقطیع کلان ۲۲-۲۹-دو صفحہ
ایضاً کاغذ حنائی گندہ
ایضاً کاغذ گندہ سفید
ایضاً سفید ولایتی چکنا
ایضاً کاغذ گلابی تقطیع ۱۶-۲۴
ایضاً مترجم واضح یک ترجمہ اردو
شاہ رفیع الدین صاحبؒ دو صفحہ
تقطیع کلان نقل مجتبائی مطبوعہ
فیض عام دہلی
قرآن شریف چار ترجمہ دو ترجمہ
فارسی شاہ ولی اللہ صاحبؒ و شیخ
سعدی شیرازیؒ دو ترجمہ اردو شاہ
رفیع الدینؒ و شاہ عبدالقادرؒ
- شان نزول بر حاشیہ

کاغذ سفید گندہ حنا شدہ تقطیع
کلان ۲۰-۲۶-مطبوعہ مجتبائی
ایضاً کاغذ حنائی تقطیع ایضاً
ایضاً کاغذ ولایتی تقطیع کلان
۲۲-۲۹-مجتبائی -
حمائل شریف مصری و مترجم
جس کا اشتہار فی غلطی متن
ایک اشرفی یا دس روپیہ نقد
کاغذ رسمی بلا جلد مطبوعہ مطبع
مجتبائی دہلی-
ایضاً کاغذ چکنا سفید بلا جلد
ایضاً کاغذ زرد
ایضاً کاغذ ولایتی سفید و جلد
درجہ اعلی طلائی
ایضاً کاغذ رسمی مجلد درجہ اول
ایضاً کاغذ چکنا سفید (مجلد
درجہ اول)
ایضاً کاغذ زرد (مجلد درجہ اول
طلائی)
ایضاً مصری کاغذ رسمی بلا جلد
ایضاً مصری کاغذ چکنا ولایتی
بلا جلد
ایضاً مصری کاغذ زرد بلا جلد
ایضاً مصری کاغذ رسمی مجلد
درجہ اول

ایضاً کاغذ چکنا ولایتی مجلد و جلد
درجہ اول طلائی-
ایضاً مصری کاغذ زرد مجلد و جلد
درجہ اول طلائی-
پارہ عم مجتبائی بخط جلی-
ایضاً مترجم مجتبائی خوشخط زیر طبع
پارہ الم مجتبائی جلی قلم-
پارہ سیقول مجتبائی
ایضاً خرد
پنجسورہ مترجم جلی قلم مع ترجمہ
و فوائد و خواص وغیرہ مطبوعہ مجتبائی
تفسیر جلالین مع کمالین محشی
بحواشی جدیدہ مجتبائی اس تفسیر
کے اہتمام طبع میں مطبع نے
کامل دو سال کی محنت کی ہے
اول نسخ متعددہ قلمی و مطبوعہ
فراہم کر کے اسنے منقول عنہ کو صحیح
کیا ہے حواشی جو غلط اور ممسوخ
اب تک نقل ہوتے چلے آتے تھے
خارج کئے گئے ہیں بجائے انکے
حواشی مفیدہ مثل تفسیر کبیر مدارک
بیضاوی معالم وغیرہ سے لکھے
گئے ہیں-
کاغذ گندہ سفید تقطیع کلان
دو صفحہ ۲۰-۲۶ -

ایضاً تقطیع کلان ۲۲-۲۹
ایضاً حنائی
ایضاً ولایتی
ایضاً گلابی
تفسیر بیضاوی سورہ بقر مجتبائی
محشی بحواشی جدیدہ و قدیمہ از
شہاب خفاجی و تفسیر کبیر وغیرہ
زیر طبع-
جمال انسانی المعروف بہ ظہور صفا
تفسیر آیہ لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم-
ترمذی مع شمائل ترمذی باضافہ
فہرست ابواب نہایت صحیح و خوشخط
طبع جدید محشی مجتبائی
ایضاً کاغذ ولایتی
ایضاً تقطیع کلان کاغذ ولایتی
شمائل ترمذی-مجتبائی-
موطا امام مالک محشی مطبوعہ مجتبائی
منبہات ابن حجر عسقلانی مترجم
اردو نظامی-
تسخیر شرح چہل حدیث
منظوم مجتبائی-
ظفر جلیل شرح حصن
حصین مجتبائی زیر طبع-
محشے مع حل لغات مجتبائی زیر طبع
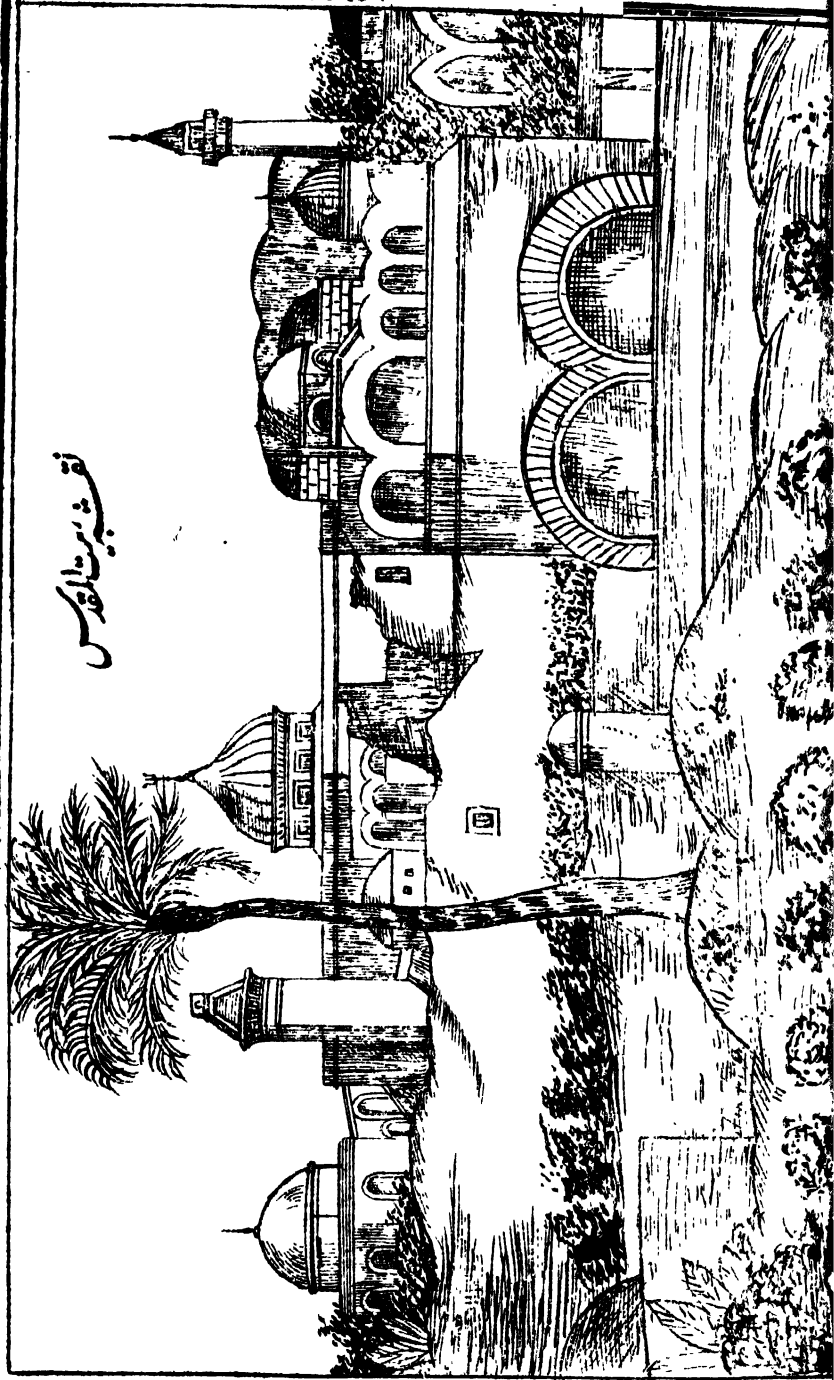
نقشہ بیت المقدس

تاریخ بیت المقدس

چونکہ مسجد اقصیٰ کا ذکر قرآن مجید کی ان آیات مین واقع ہی کہ جسکو مفسرین اسلام بیت المقدس یا بیت القدس سے تعبیر کرتے ہین تو ہمکو ضرور ہوا کہ اسکا مفصل حال بیان کرین تاکہ پھر شب معراج مین آنحضرت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کا وہان تشریف لیجانا ذہن نشین ہو اور اسپر جو مخالفین نے شبہات کیے ہین وہ بھی دفع ہو جاوین اور نیز پچھلی آیتون کا مطلب بھی بخوبی واضح ہو جاوے۔

فصل اول

مسجد اقصیٰ یا بیت المقدس اُس مسجد کا نام ہی کہ جسکو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا جسکو اہل کتاب ہیکل کہتے ہین - یہ مسجد شہر شلیم یا جیروسلم مین واقع ہی جو ملک فلسطین مین ہی اور اس ملک کو کہتے دیہ اور ارض مقدسہ (ہولی لینڈ) اور کنعان بھی کہتے ہین اور ملک شام بھی - جغرافیا فرہاد کے صفحہ ۱۴ مین ہے - وکنعان اسم قدیم شام ست کما قال الیاقوت کنعان بالفتح ثم السکون وعین مہملۃ وآخرہ نون قال ابن الکلبی الشام ومنازل الکنعانیین ینسبون الی الکنعان بن حام بن نوح - وکنعان موضع من اہل الشام کان منزل یعقوب علیہ السلام فی قریۃ یقال لہا سیلون بین سجل ونابلس وبہا الجب الذی القی فیہ یوسف علیہ السلام - یعنی کنعان اس گاؤن کا بھی نام ہی کہ جسمین حضرت یعقوب علیہ السلام رہتے تھے جو سجل اور نابلس کے درمیان تھا اور وہین وہ کنوان ہے کہ جسمین حضرت یوسف علیہ السلام ڈالے گئے تھے اور ملک کا بھی اسی طرح فلسطین اس ملک شام کو بھی کہتے ہین اور کبھی اسمین سے خاص اُس حصہ کو بھی کہتے ہین کہ جو اس ملک کا مغربی حصہ بحیرۂ روم کے کنارہ پر واقع ہی جسمین عسقلون اور یقرون اور یافہ اور غازہ شہر آباد ہین - زمانۂ قدیم مین اس ملک مین فرقۂ کوش کے لوگ رہتے تھے جنکا مقابلہ بنی اسرائیل سے ہوا کرتا تھا اور اسی طرح سیریہ کہ جسکو زمانۂ قدیم مین ارام کہتے تھے جو ایشیائے ترکی کا ایک حصہ ہی اور جسمین شہر آلیپو یعنی حلب واقع ہی اور جسمین ملک بابل بھی شامل تھا کبھی وسیع معنی مین اطلاق ہوتا ہی کہ جو ملک فلسطین کو

بھی شامل ہی اور کبھی اسکو چھوڑکر شمالی حصہ کو آب ہم اس ملک فلسطین یا کنعان کا حال بیان کرتے ہین کہ جسمین شہر جیسرو سلم یا یروسلم واقع ہے ۔

[illegible]

اس ملک کے حدود اربعہ یہہ ہین شمال مین ملک سُریا یعنی شام اور مغرب مین شمالی حصہ تک بحیرہ روم جسکے کنارہ پر طرابلس عمرہ یافہ صیدا عسقلون عکہ صور بیروت لاذقیہ قیساریہ وغیرہ شہر واقع ہین اور جنوب مین ملکِ عرب کے شمالی حصے ۔ اور مشرق مین یرون ندی اور بحرِ الیت کہ جسکو بحرِ لوط بھی کہتے ہین یعنی وہ شور جھیل کہ جسکا طول تخمیناً ستر میل اور عرض دس میل ہی جسکے کناروں پر حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمانی سے وہ پانچ گاؤن جو غارت ہو گئے بستے تھے ۔

اس ملک کا طول شمالاً و جنوباً سُریا سے لیکر عمالیقیون کی زمین تک اسّی کوس اور عرض پورب پچھم بحیرۂ روم سے لیکر موآبیون کی زمین تک چالیس کوس ۔ اور پھر حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے عہد مین اس ملک کے اور بھی حدود اربعہ وسیع ہو گئے تھے ۔ قدیم زمانہ مین اس ملک پر بابل اور نینوی کے بادشاہونکی حکومت تھی شاہان نینوی کے عہد مین حضرت ابراہیم علیہ السلام اطراف بابل اپنے اصلی وطن سے ہجرت کرکے اس ملک یہودیہ یا شام مین آرہے تھے ۔ اس عہد مین شاید یہان نینوی کے بادشاہ کی حکومت نہ تھی یا ہوگی تو کامل طور پر نہو گی بلکہ توریت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ طوائف الملوکی تھی ۔

اس ملک مین شمال کی جانب سے پہاڑون کے دو سلسلے جنوب و مغرب کی طرف چلتے ہین اور اس نام کو لبنان کہتے ہین تھوڑی دور اسی طرح چلکر مغربی سلسلہ شہر صور کے دو کوس اُتر طرف بحیرۂ روم کے کنارہ پر ختم ہوتا ہی اور دوسرے سلسلہ کی پھر دو شاخین ہوکر دکن کی طرف چلتی ہین ان دونون مین سے مشرقی سلسلہ کا نام ایک موقع پر حرمون ہے یہہ پہاڑ بعض جگہہ تو ہزار بعض جگہہ گیارہ ہزار فٹ بلند ہی جسکی چوٹیون پر ہمیشہ برف رہتی ہی ۔ پھر یہہ سلسلہ دریاے جلیل کے قریب مشرق کی طرف لبنن کہلاتا ہی پھر اور آگے دریاے یرون کے قریب کوہ جلعاد جہان سے روغن بلسان آیا کرتا تھا اور آگے چلکر ابریم کا پہاڑ اور مدیانیون کی زمین کے قریب کوہ شعیر جسمین سے ایک چوٹی کا نام کوہ حور ہے جہان حضرت ہارون علیہ السلام نے وفات پائی پھر یہہ بحیرہ قلزم مین جاکر تمام ہو گیا اور اسی طرح مغربی سلسلہ چلتا ہی جسکو جلیل کے پاس کوہ بتور اور آگے چلکر کوہ کرمل کہتے ہین جسکے معنی اللہ کا باغ ہی یہانکی سرسبزی اور انواع و اقسام کے پھول ضرب المثل ہین اسی کی چوٹی پر جو سمندر کے قریب ہی الیاس علیہ السلام نے

عبلی ہے۔ زوار لوگ جو ہندوستان یا عرب سے جاتے ہین تو سویز سے جہاز مین سوار ہوکر بحیرۂ روم کے
کسی بندر پر اُتر جاتے ہین وہان سے گھوڑا گاڑی مین ایک رات مین یروسلم پہنچ جاتے ہین اونٹ اور گھوڑے
کی بھی سواری ملتی ہی۔ اس شہر مین حضرت سلطان کی طرف سے ایک پاشا رہتا ہی شہر یروسلم سے
مشرق کی جانب تھوڑے سے فاصلہ پر زیتون کا پہاڑ ہے یہہ وہی پہاڑ ہے جہان رات کو حضرت عیسے
علیہ السلام عبادت کیا کرتے تھے اور یہین سے یہودی آپ کو گرفتار کرکے بلاطوس کے پاس لیگئے تھے
اس پہاڑ اور شہر کے درمیان ایک نالہ بہتا ہی کہ جسکو **کدرون** کہتے تھے بارش کے ایام مین اسمین
زیادہ پانی ہوتا ہی مگر گرمی مین خشک ہوجاتا ہے۔ اس پہاڑ کے دامن مین مغرب کے رخ شہر کے قریب
ایک باغ تھا جسکو **گت سمنی** کہتے تھے اور اسی پہاڑ کے نیچے مشرق کی طرف بیت عینا اور بیت فاگا دو گاؤن بھی تھے

پادریون

کی الکتاب کے مقامات المعروف چھاپہ رومن مرزاپور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۱۵ - ۱۶ مین لکھا ہی کہ شہر یروسلم کا
بانی ملک صدق تھا جسکا ذکر کتاب پیدائش کے ۱۴ باب ۱۸۔ ورس مین یون ہی کہ ملک صدق سالم کا
بادشاہ تھا اور اکثر سمجھتے ہین کہ یہی اس شہر کا اصلی نام ہی آباد ہونے کے سو برس بعد اسکو یبوسیون نے
اپنے قبضہ مین کرلیا اور شہر پناہ کو بڑھایا اور کوہ صیحون پر ایک قلعہ بھی تعمیر کیا پہلا نام بدل کر یبوس نام رکھا
گمان غالب ہے کہ یہی نام اصلی نام کے ساتھ شامل کیا گیا یعنی یبوسلم یا فصاحت کے واسطے یروسلم
جیسا کہ آجتک جاری ہی ایجاد ہوا یشوع کے کتاب کے ۱۰۔ باب ۱۲۳۔ آیت مین ہی کہ جب یشوع نے ملک
کنعان پر حملہ کے وقت اسکے (یعنی یروسلم کے) بادشاہ کو پکڑا اور قتل کیا اس وقت سے داؤد کے زمانہ
تک یہودی اور یبوسی دونون ملے جُلے رہتے تھے - پھر لکھا ہے معلوم ہوتا ہی کہ یشوع نے یروسلم
بنیامین کے فرقہ کو سپرد کیا لیکن بسبب اسکے کہ یہہ شہر فرقہ یہوداہ کی حد سرحد پر تھا اور بنی یہوداہ نے
دوبارہ اسکو محاصرہ کرکے لے لیا تھا اس واسطے یروسلم کبھی بنیامین اور کبھی یہوداہ کا کہلایا اور
جب سے خدا نے یروسلم کو اپنی ہیکل کے لیئے چُن لیا تب سے وہ تمام بارہ فرقون کا دار السلطنت
مقرر ہوا اور کسی خاص فرقہ کا حصہ نہ کہلایا - ربی لوگ کہتے ہین کہ شہر مذکور کی زمین تمام فرقون کی
زمین تھی یہانتک کہ باشندون مین سے بھی کوئی اپنے گھر کو اپنا نہ کہہ سکا اور عید کے ایام مین سب
اپنے پردیسی بھائیون کو بغیر کرایہ کے مکان مین ٹھہراتے تھے -

نبلس کے پجاریون سے مقابلہ کیا تھا۔ اسکے اور بتور پہاڑ کے بیچ سمندر سے لیکر دریاے یردن تک نئے لائیل کی وادی کہلاتی ہے اسکی لمبائی چوّدہ کوس اور چوڑائی چھہ کوس ہے اور سیدھا دکن طرف چلکر اسرائیل یا افرائیم کے پہاڑ اور یہودیہ کے پہاڑ کہلاتے ہین انہین مین کوہ جرزین ہے جسکی چوٹی پر بنی اسرائیل کے مقابلہ مین سامریون نے دوسری ہیکل بنائی تھی اور اسی سلسلہ مین کوہ موریہ ہے جسپر حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ یا ہیکل تعمیر کی اور کوہ صیحون بھی کہ جسپر یہ شہر یروسلم واقع ہے گویا موریہ اور صیحون ایک ہی پہاڑی کے نام ہین - یہ شہر چار پہاڑون پر آباد ہے - موریہ - صیحون - اکرا - بزیتھا - زمانہ قدیم مین سب کو موریہ کہتے تھے اس وجہ سے کہ وہان ایک قوم اموری بستی تھی اور صیحون انکا ایک بادشاہ گزرا ہے پھر اسی کے نام سے یہ پہاڑ نامزد ہو گیا -

یہ شہر یروسلم کہ جسمین مسجد اقصےٰ یا ہیکل سلیمانی واقع تھی بحیرۂ روم سے ۳۲ میل کے فاصلہ پر سمندر کے سطح سے دو ہزار پانسو اڑتیس فٹ بلندی پر واقع ہے - اور دریاے یردن کہ جہان حضرت مسیح ؑ نے اصطباغ لیا تھا جسکا پانی ہرسال ہزارون عیسائی گنگا جلی کی طرح تبرکاً لیجاتے ہین یروسلم سے اٹھارہ میل ہے اور شہر **حبردن** دکن کی طرف دس بارّہ میل اور سامریہ شمال کی طرف ۳۶ میل - اور دمشق سے یروسلم دکن اور پچھم کے رخ ایک سو بیس میل پر ہے اور بغداد سے ساڑھے چار سو میل مغرب کے رخ مین - نابلس کہ جہان حضرت یعقوب علیہ السلام رہا کرتے تھے یروسلم سے شمال کی جانب مین ۳۴ میل اور بندر یافہ کہ جہان سے ہیکل کے لئے لکڑیان آیا کرتی تھین یروسلم سے دکھن طرف باسٹھ میل اور شہر ناصرہ کہ جہان حضرت مسیح ؑ مصر سے آکے رہے تھے جس وجہ سے انکی اُمت نصاریٰ کہلاتی ہے ستر میل اور بیت اللحم کہ جہان حضرت مسیح ؑ پیدا ہوے تھے تخمیناً چار میل اور مصر وہان سے جنوب و مغرب مین تخمیناً دو سو ساٹھ میل ہے اور کوہ طور دو سو میل اور مدینۂ منورہ تخمیناً چھ سو میل اور شہر یریحو کہ جسکے پاس سے بنی اسرائیل یردن ندی کو دُوحصے کرکے اُتر آئے تھے پورب اور اُتر کی طرف تخمیناً سولہ میل ہے اور مکفلیہ کے غار سے جہان کہ حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کے مزار ہین بیس میل آج کل اس جگہہ کو کہ جہان یہ مزارات مقدسہ ہین خلیل کہتے ہین جو ایک عمدہ شہر آباد ہے -

یہ ملک شام یا سریہ حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے قبضہ مین ہے - اس ملک مین مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور ارمنی رہتے ہین بیشتر مسلمان ہین اور کل ملک کی مادری زبان سیکڑون برس سے

بادشاہ کا گنبد ۔ شیتوام کا گنبد

یہ بیلم کی نیرکا من فہرست مقاموں کے الکتاب مقامات المعروفہ سے نقل کیا گیا ۔

فہرست مقاموں کی
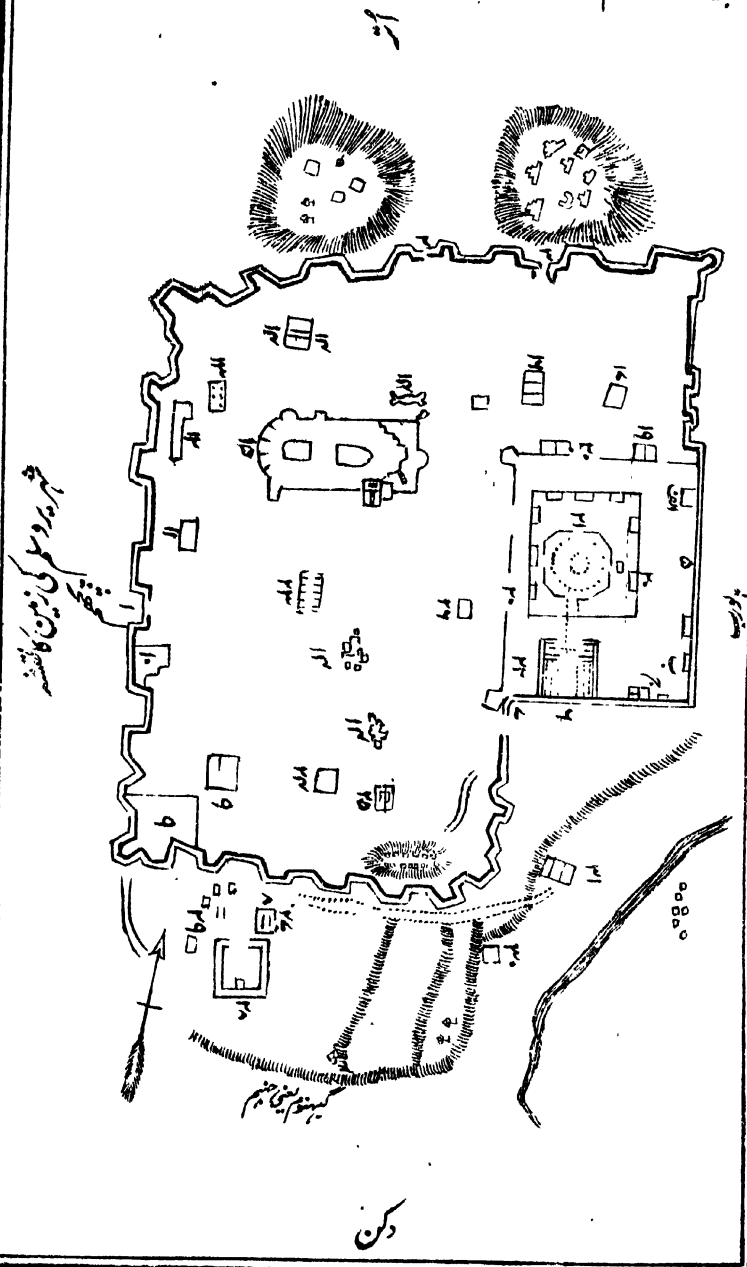
تمام ملک کے یہودی یروسلم مین سال مین تین بار حاضر ہوتے تھے عید فصح مین یہ عید فرعون کے ظلم وقبضہ سے رہا ہونے کے یادگار مین تھی جسمین قربانی کرتے اور فطیری روٹی کھاتے تھے۔ دوسری عید خیمہ یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد چالیس برس بیابان مین رہنے کی یادگاری مین کیا کرتے تھے اسمین پتون اور شاخون کے جھونپڑے بناکر سات روز میدان مین رہتے تھے۔ سوم عید پنتکوسٹ یہ یونانی لفظ ہے جسکے معنی پچاسوان یہ عید مصر سے نکلنے کے بعد کوہ سینا پر شریعت پانے کی یادگاری مین مقرر ہوئی تھی۔ ان عیدون مین ہزارہا بنی اسرائیل حاضر ہوتے تھے جس طرح اہل اسلام مکہ مین حاضر ہوتے تھے۔

الغرض یہ شہر اس وقت سے آباد ہے کہ جب بنی اسرائیل ملک مصر سے کوچ کرکے پھر اس ملک کنعان مین داخل ہوئے مگر حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے عہد مین انکا پایہ تخت ہونیکی وجہ سے نہایت رونق اور تجمل کی حالت مین تھا۔ اسکی شہر پناہ اور اسکے عمدہ برج اور پھاٹک حیرت انگیز اور عبرت خیز تھے لیکن داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے عہد سے آگے ہی سے یہ جگہہ متبرک اور مقدس سمجھی جاتی تھی کیونکہ حسب اعتقاد اہل کتاب حضرت ابراہیمؑ اسی مقام پر اپنے بیٹے اسحاقؑ کو قربانی کرنے کے لئے لائے تھے اسی سرزمین پر حضرت یعقوب علیہ السلام نے خدا تعالی سے خواب مین باتین کی تھین اور اسی لئے اس جگہہ کا نام بیت ایل یعنی خدا کا گھر رکھا۔ یہی جگہ ہے کہ جہان خدا تعالی کے حکم والہام سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد (ہیکل) بنائی پھر یہی مسجد اور یہی شہر ہزارہا انبیاء علیہم السلام کا قبلہ اور زیارت گاہ رہا اسیکا قرب وجوار انبیاء کا مدفن اور مورد برکات ہے اَلَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ اہل کتاب اب تک اسکی وادی یہوشفات مین دفن ہونا موجب نجات خیال کرتے ہین۔ آنحضرت سرور کائنات علیہ الصلوۃ و السلام نے بھی اسکی طرف منہ کرکے مدتون نماز پڑھی ہے اور شب معراج مین اس جگہ تشریف لائے ہین۔ یہ شہر مقدس اور یہ مسجد متبرک بارہا ظالم بادشاہون کے ہاتھون سے برباد ومنہدم ہوئی اور پھر بنائی گئی۔ چنانچہ آگے چلکر آپ کو اسکی کیفیت بخوبی معلوم ہوگی مگر اب ہم ناظرین کو حال کے شہر اور مسجد کا کچھ ذکر سناتے ہین۔

یروسلم جدید کی شہر پناہ کا گھیر جسکو سنہ ۹۴۳ھ مین سلطان سلیمان بن سلیم شاہ روم نے تعمیر کرایا تھا تخمیناً ڈھائی میل کا ہے۔ یوسفس مورخ کے دنون مین کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کے قریب زمانہ کا ہے چار میل کا گھیر تھا اور شہر تین دیوارون سے گھرا ہوا تھا جسمین سے ایک مین ساٹھ دوسرے مین چالیس

نئے زمین چھپیاسٹھ برج بنائے گئے تھے شہر جدید پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قدیم بنیادون پر قائم کیا گیا ہے۔ لیکن اسکے اطراف مین ایسی زمین باہر پڑی نظر آتی ہی کہ جو قدیم زمانہ مین شہر مین داخل تھی چنانچہ نصف صیحون کی پہاڑی شہر پناہ کے باہر ہے جو پہلے اندر تھی شہر حال کی چار دیواری بلند اور کنکریلے پتھرون سے ٹھوس بنی ہوئی ہے اور اسمین جابجا برج اور توپین چڑھانے کے مورچے بنے ہوئے ہین۔ شہر کے سات دروازے ہین دو شمال کی جانب ایک مشرق کی جانب اور ایک باب الحرم کہلاتا ہی اور دو دکھن کے رخ مین۔ شہر مین تین بڑی سڑکین ہین ایک وہ جسکو باب الدمشق کہتے ہین جو شمال و مغرب کی طرف جاتی ہی دوسرے سوق الکبیر جو پورب پچھم جاتی ہی تیسرے غمخوارون کی سڑک اور یہہ وہ رستہ ہی کہ جس سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودی سولی دینے لے چلے تھے انکے سوا سات سڑکین اور ہین جو انسے چھوٹی ہین جنکے یہہ نام ہین کوچۂ مسلین کوچۂ نصاریٰ کوچۂ یہود کوچۂ ارمنی کوچۂ ظاہرہ کوچۂ مغربین کوچۂ باب حوت۔

پادری چارلس ٹبل ایم اے کہتا ہی کہ آخر اگست ۱۸۶۵ع مین جو لفٹنٹ وارن صاحب شہر مقدس کا حال دریافت کرنے گئے تھے انھون نے اچھی طرح وہان کا حال دریافت کیا انکے بیان کے موجب شہر کی شہر پناہ طول مین پورب کی طرف دو ہزار آٹھ سو فٹ ہی اور شمال کی طرف تین ہزار آٹھ سو فٹ ہی اور شمال کی طرف تین ہزار آٹھ سو فٹ ہی اور مغرب کی طرف دو ہزار تین سو پچاس فٹ اور دکھن کی طرف سے تین ہزار تین سو پچاس فٹ ہے۔

اس جگہ بہت عمدہ عمارت بجز ہیکل (مسجد اقصیٰ) اور مسیح کی قبر کے اور کوئی نہین ہے انکے پاس اور بھی مقامات ہین کہ جو اوسط درجہ مین خیال کیے جاتے ہین۔

الکتاب کے مقامات المعروف نامی کتاب مین اس شہر کے چھوٹے بڑے اکتیس مقامات گنوائے ہین (۱) بیت اللحم کا پھاٹک (۲) دمشق کا پھاٹک (۳) افرائیم کا پھاٹک (۴) مقدس استیفان کا پھاٹک (۵) سنہرا پھاٹک یہہ ہمیشہ بند رہتا ہی (۶) مسجد اقصیٰ کا پھاٹک (۷) غلیظ کا پھاٹک (۸) صیحون کا پھاٹک (۹) آرمینیون کی خانقاہ (۱۰) مینس کا قلعہ (۱۱) بنت سبع کا کنڈ (۱۲) حاجیٔ مستورہ کا کنڈ (۱۳) لاطینیون کی خانقاہ (۱۴) کھنڈر مکان (۱۵) قبر کا گرجا۔ قبرستان۔ کلوری (۱۶) ہیرودیس کا محل (۱۷) مقدس انناکی مسجد (۱۸) پلاطوس کا محل (۱۹) بیت حسدہ کا کنڈ (۲۰) حرم شریف (الف)

عابدون کو گود مین لینا چاہتا ہی یہ بت پرست یہودی اس بت کو آگ سے نہایت گرم کرکے اپنے لڑکون کو اسکی گود مین ڈالتے اور انکے چلانے کی آواز دبانے کے لیے ڈھول بجاتے تھے اس عہد مین ان ڈھولون کے نام سے اسکو وادتوف (ڈھول) کہتے تھے پھر بابل کی اسیری کے بعد یہود اس مقام اور اس بت پرستی سے نفرت کرنے لگے اور اس وادی کو خراب کرنے کے لیے تمام شہر کا کوڑا اور غلیظ وہان پڑنے لگا جسکے جلانے کے لیے ہمیشہ آگ جلتی رہتی تھی اس مناسبت سے اسکو جہنم کہنے لگے - جس طرح فلسفی ایک بت داجون کی پرستش کرتے تھے جسکا مچھلی کا سا جسم اور انسان کے سے ہاتھ پاؤن تھے اسی طرح موابی اس مالک کی پرستش کرتے تھے اور غالباً اس سے مراد زحل ستارہ لیتے تھے باوجود سخت ممانعت کے بنی اسرائیل نے انکی صحبت سے یہ بت پرستی اختیار کرلی تھی -

قسطنطین شاہ روم کی والدہ نے جبکہ وہ یروسلم مین آئی مسیح کی قبر پر سے ایک بت جو مندر مین قائم کیا گیا تھا اکھڑوا کر وہان ایک جدید گرجا عالیشان تعمیر کیا جو آجتک مسیحؑ کی قبر کے نام سے مشہور ہی اور جسقدر عیسائی یروسلم مین حج کو جاتے ہین اسکی زیارت ضرور کرتے ہین - اس مین گھستے ہی مجاور ایک بڑا پتھر دکھاتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی پر حضرت مسیحؑ کی لاش کو غسل دیا گیا تھا اس سے تھوڑی دور آگے بڑھکر ایک گنبد کے نیچے جو سولہ ستونون پر ہے مسیحؑ کی قبر بتاتے ہین جسپر انھون نے سنگ مرمر کا چھوٹا سا روضہ بنا رکھا ہی اسکے چھوٹے دروازہ سے ہوکر حاجی اس کمرے مین داخل ہوتے ہین جو چٹان مین کندہ ہی یہ مقام ساڑھے چھ فٹ مربع سے زیادہ نہوگا یہان سنگ مرمر کا ایک صندوق ہے اسی مین حضرت مسیحؑ کی لاش کا رکھا جانا قرار دیتے ہین اور اسکی چھت مین بڑے عمدہ جھاڑ لٹکتے ہین جو بادشاہون کی نذر گزرانے ہوے ہین اس مقام مین ایسی کشمکش کی راہ ہی کہ تین چار آدمی کے سوا اور کا گذر نہین - اس گرجے مین یونانی لاطینی ارمنی عیسائی سب شریک ہین - اور ہر سال وقت مقرر پر مسیحؑ کے مصلوب ہونے اور زندہ ہونے کا سوانگ بناتے اور لاش نکالتے اور بڑا ماتم کرتے ہین -

اہل اسلام وہانکے کل مقدس مقامون کو مانتے ہین بجز اس گرجا کے کیونکہ انکو مسیحؑ کی مصلوبی سے انکار ہی بلکہ یہ مقبرہ یہودا اسکریوطی کا ہے جو انکی جگہ دفن ہوا اور مسیحؑ کے شبہہ مین سولی پر لٹکایا گیا -

فصل دوم

اس شہر مین جو سب سے مقدس اور عمدہ اور متبرک مقام ہے وہ مسجد ہے کہ جسکو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

سلیمانؑ کا تخت (ب) محمد علیہ السلام کا تخت جاہل مسلمانون کا خیال ہی کہ اسپر آنحضرتؐ قیامت مین عدالت کرینگے (ج) صدر عیسیٰؑ کے مغارہ کا دروازہ (۲۱) الصخرہ (۲۲) مسجد الاقصےٰ (۲۳) چوک و بازار (۲۴) اناس کا محل (۲۵) یہود کا عبادت خانہ (۲۶) یروسلم کے حاکم کا محل (۲۷) قیافا کا محل (۲۸) داؤد علیہ السلام کا مزار (۲۹) عام قبرستان (۳۰) بادشاہ کا کنڈ (۳۱) سلوام کا کنڈ۔

اس شہر مین تخمیناً تیس ہزار آدمی بستے ہین جسمین زیادہ مسلمان ہین پھر یہود پھر عیسائی اور ارمنی۔ مسلمان اکثر حرم شریف کے گرد و نواح مین رہتے ہین اور عیسائی اپنی خانقاہون اور گرجاؤن کے آس پاس اور یہودی کوہ صیہون کے دامن مین اور اسکے آس پاس کے نشیب مین۔ اس شہر مین یہودی بیوہ عورتین بہت زیادہ رہتی ہین جو اپنی پرورش کا وسیلہ یروسلم کو سمجھتے ہین۔

اس شہر مین دو خانقاہ بہت مشہور ہین ایک لاطینی دوسری ارمنی لاطینی شہر سے شمال و مغرب کی طرف اور یونانی دکھن پچھم کی طرف ارمنی خانقاہ مین ہزار آدمی رہ سکتے ہین۔ آرمینیون کا ایک گرجا بہت بلند اور کشادہ بنا ہوا ہے اور اسمین اسباب عبادت اسقدر اور ایسے قیمتی ہین کہ دنیا بھر مین میسر نہین آتے۔ کبھی کبھی ان دونون قومون مین علاوہ زبانی بحث کے لاٹھی سونٹے کی بھی نوبت آتی تھی۔

یروسلم کے جنوب مین سلوآم کا ایک تالاب ہے کہ جسکی گہرائی چوبیس فٹ ہی۔ یروسلم مین ملکۂ انگلستان اور شاہ جرمن کے اتفاق سے ایک ایسے نئے گرجا کی تعمیر کا ارادہ ہوا تھا کہ جسمین انگلستان کلیسا کے طور پر عبادت ہوا کرے اسکے لئے سلطان کی طرف سے زمین ملی اور بنیاد بھی ڈالی گئی مگر ارمنی اور یونانی اور لاطینیون کی ناراضی سے ہنوز وہ عمارت قائم نہین ہونے پائی۔

یروسلم کے پورب طرف ایک وادی ہی کہ جسکا طول دو یا ڈیڑھ میل ہوگا اسکو وادی یہوشفات کہتے ہین جسکے معنی یہوداہ (خدا) کی عدالت کے ہین اسی بنا پر یہود اور عام عیسائیون اور عام مسلمانون کا خیال ہی کہ قیامت کے روز اس جگہ پر خدا عدالت کریگا۔ اسی لیے یہودی یہان دفن ہونا سبب نجات جانتے ہین۔ اسی وادی کے پاس شہزادہ ابی سلوم کا ستون اور کئی ایک مقبرے ہین جنمین سے بعض بلند اور عالیشان اور بعض ٹوٹے پھوٹے ویران پڑے ہین۔

یروسلم کے جنوب مین ایک وادی گینہوم یعنی جہنم کہلاتی ہی۔ یوسیاہ بادشاہ کے عہد سے آگے یہودی یہان مالک بُت کی پرستش کرتے تھے یہ بُت پیتل کا تھا اور اس کا چہرہ بیل کا سا اور اسکے ہاتھ پھیلے ہوے گویا پھیلائے

اس درجہ مین کوئی کھڑکی نہین ہی گرا اوپر کے درجہ مین ہر ایک پہل مین ساٹھ ساٹھ اونچی کھڑکیان ہین اور سنگ مرمر کی عوض تمام دیوار رنگین خشت پختہ سے بنی ہی جن پر چارون طرف قرآن مجید کی آیات بخط جلی لکھی ہین یہہ سب عمارت ایسی خوبصورت بنی ہوئی ہی کہ جسکی نسبت ڈاکٹر موصوف کہتا ہے کہ مجھے اسکے دیکھنے سے ایسی خوشی ہوئی جو دوسری عمارت سے ہرگز نہین ہوئی۔ مسجد مذکور مین صخرہ کے سوا چند اور تبرکات جنکو اہل اسلام متبرک جانتے ہین چنانچہ ایک اور بڑا پتھر ہے جسکی نسبت کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے تکیہ لگاکر بیٹھے تھے سنگ مذکور بیچ سے ٹوٹا ہوا ہے۔
اور ایک صندوق ہی جسمین ایک سوراخ ہاتھ جانے کے قابل ہی اسکے اندر قدم رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے ہین پھر ایک سبز پتھر چودہ انچ مربع ہی جسمین اٹھارہ سوراخ کیل کے لائق بنے ہوئے ہین۔ اسکی یہہ خاصیت بتلاتے ہین کہ ایک زمانہ گزر جانے کے بعد اسمین سے ایک کیل غائب ہو جاتی ہی چنانچہ اسمین سے ساڑھے چودہ غائب ہوگئے ہین اور ساڑھے تین باقی ہین کہتے ہین انکے غائب ہوجانے کے بعد دنیا کا خاتمہ ہوجائیگا (یہہ بھی اسلام مین سند صحیح سے ثابت نہین خیالات عامہ ہین) یہہ بھی کہتے ہین کہ اس مقام پر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا مزار ہی۔ مسجد مذکور کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اور اسکا قطر چالیس فٹ اسکی چھت سیسے کے پتھرون سے بنی ہے جس پر سے تمام یروسلم دکھائی دیتا ہی انتہی ملخصا۔
یہہ عمارت حضرت عمرؓ کے عہد کی نہین ہے بلکہ اسکے بعد بنی اُمیہ نے اسکو از سر نو تعمیر کیا پھر اور تعمیرات ہوتی رہین حال کی عمارت سلاطین عثمانیہ غالباً سلطان سلیمان کی ہے۔
حال مین صحن مسجد مین سنگ مرمر کا فرش بنا یا گیا ہے اور مسجد کے نیچے ایک تہ خانہ بھی ہے جو مسجد مین سے ایک کھڑکی مین سے شمع لیکر نیچے اُترتے ہین۔ نیچے جاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنیاد کے نشان معلوم ہوتے ہین۔ اہل اسلام کے نزدیک اس مسجد کی زیارت اور وہان جاکر نماز پڑھنا نہایت ثواب اور قبولیت کا کام ہی اسلیے سیکڑون زوار جاتے ہین۔ شہر مین حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ کی طرف سے ہر قوم اور ہر ملک کے مسلمان زوار کے لئے ایک عمدہ مسافر خانہ بنا ہوا ہے جسکو وہان تکیہ کہتے ہین وہان کھانا پینا سب شیخ تکیہ کی معرفت سلطان کی طرف سے ملتا ہے۔

فصل سوم

ہیکل سلیمانی یعنی قدیم مسجد کے بیان مین کہ وہ کیونکر تعمیر ہوئی۔؟

تعمیر کیا جو مسجد الصخرہ کے نام سے نامزد ہی۔ جسوقت حضرت عمرؓ نے شہر کا محاصرہ کرکے اسکو لیلیا تو عیسائیون کے
بطریک یعنی امام سے مسجد کے لیے بہتر جگہہ دریافت کی اسنے سلیمانؑ کی ہیکل کی اُجاڑ جگہہ کو دکھایا اور کہا کہ یہی
وہ جگہہ ہے کہ جہان حضرت سلیمانؑ نے ہیکل بنائی تھی۔ اسی مقام پر حضرت عمرؓ نے مسجد کی بنیاد ڈالی
اور ایک متبرک عمارت بنائی اس مسجد کے احاطہ کو حرم شریف کہتے ہین زمانۂ حرب صلیب سے وہان
کوئی عیسائی جانے نہین پاتا۔ ڈاکٹر ریچرڈسن کہتا ہی کہ مین طبابت کے ذریعہ سے امام سے موافقت
کرکے تین بار اسکے اندر گیا ہون۔ اسلیے وہ وہان کا مفصل حال لکھتا ہی حرم شریف لمبائی مین ایک ہزار
چار سو ننانوے فٹ ہی یعنی مسجدِ اقصیٰ کی محراب نماز سے باب السلام تک اور عرض مین نو سو پچانوے فٹ ہے
اس احاطہ مین نارنگی زیتون اور سرو کے متعدد درخت ہین۔ اسی احاطہ کے درمیان ایک پختہ
سنگِ مرمر کا تخت ہی یا چبوترہ جو چار سو پچاس فٹ مربع ہوگا جسکی بلندی احاطہ کے سطح سے بارہ چودہ
فٹ ہوگی۔ اسپر چڑھنے کے واسطے چارون طرف سے اچھی اور کشادہ سیڑھیان بنی ہوئی ہین چنانچہ
مغرب کے رخ تین اور شمال کے رخ دو اور پورب کے رخ ایک اور دکھن کی سمت دو اور ہر ایک زینہ پر
نہایت خوشنما محراب بنی ہوئی ہے۔ اسکی کرسی بالکل سفید اور آسمانی رنگ سنگِ مرمر کی بنی ہوئی ہے
اسکے بعض پتھر بہت پرانے ہین جن پر طرح طرح کی صورتین تراشی ہوئی ہین جنسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ یہ کسی
قدیم عمارت کے پتھر ہین۔ اس تخت کے اردگرد بہت سے حجرے بنے ہوے ہین جنمین مؤذن اور خدام
اور سامان مرمت رہتا ہی۔ لیکن سب سے زیادہ حسین وہ مسجد ہی کہ جو اس تخت کے بیچون بیچ ہی جسکو
مسجد الصخرہ کہتے ہین اس وجہ سے کہ اسکے اندر ایک پتھر لگا ہوا ہی جسکی نسبت خیال ہی کہ یہ پتھر اس
وقت سے آسمان سے گرا ہی جب سے کہ پہلے پہل نبوت ہوئی جب سے یہ یہین پڑا ہے۔ کہتے ہین کہ سب
اگلے نبی اسی پر بیٹھکر نبوت کرتے تھے یہ پھر اُڑ کر جانے کو تھا کہ جبرئیلؑ نے ہاتھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
آنے تک اسکو روکدیا پھر حضرتؐ نے اسکو ہمیشہ کے لیے قائم رکھا (یہ روایات اسلام مین سندِ صحیح سے ثابت
نہین) یہ مسجد ہشت پہل ہی اور ہر ایک پہل ساٹھ فٹ کا ہی اسمین چار باب ہین بابُ الغربی بابُ الشرقی
بابُ القبلہ بابُ الجنتہ ایک دروازہ پر سائبان پڑا ہوا ہے بر آمدہ کے طور پر اسکا پہلا درجہ سنگِ مرمر سے بنا
ہوا ہی اسکے پتھرون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ہیکل کے پتھر ہین سب دیوارین دلدار بنی ہوئی ہین ایک دیوار
کے پتھر مربع دوسرے کے ہشت پہل اسکے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہی مگر خوبصورتی کے لیے جابجا نیلاہٹ کی ہوئی ہے

پھر جب حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ ہوے تو انھون نے اُس وعدہ کے موجب جو خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کیا تھا اُس جگہ پر استادہ کیا کہ جو زمین خدا نے ہمیشہ سے اسکے لیے پسند کر رکھی تھی جیسا کہ کتاب استثنا کے ۱۲- باب ۱۴۱- ورس مین اور دیگر مقامات مین اشارہ ہی یعنی شہر یروسلم مین کوہ صیہون پر جس جگہ کا نام حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیت ایل رکھا تھا اور ایک پتھر بھی گاڑ دیا تھا - اب خدا تعالیٰ کا منشا ہوا کہ میری عبادت گاہ پختہ بنے مگر حضرت داؤد علیہ السلام کو دشمنون کے قتال و جدال سے اسکی تعمیر کی مہلت نہ ملی مگر سامان مُہیا کیا تھا اس لئے مرتے وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کو وصیت کی اور وہ سب ساز و سامان بھی حوالہ کیا اور ہیکل کا نقشہ بھی دیا کہ جسکے مطابق سلیمانؑ نے ہیکل بنائی - اور اُس خیمہ کی عبادت گاہ کو پتھر اور لکڑی اور سونے چاندی کا بنا دیا اسکی پوری کیفیت اول کتاب السلاطین مین نہایت تشریح کے ساتھ مذکور ہے مگر ہم بھی ناظرین کے لیے یوسفس مؤرخ کی کتاب سے کسیقدر نقل کرتے ہین وہو ہذا

تاریخ یوسفس حصہ ہشتم باب سوم -

سلیمان نے اپنی تخت نشینی سے چار برس دو ماہ بعد ہیکل کا بنانا شروع کیا اور خروج (موسیٰ از مصر) سے پانسو نوے برس بعد اور ابراہیم کے مسوپیٹومیا سے نکل کے ملک کنعان مین آباد ہونے سے ایک ہزار بیس برس بعد اور طوفان نوح سے ایک ہزار چار سو چالیس برس بعد اور آدم کی پیدائش سے کہ سب کا باپ اور سب سے پہلا آدمی تھا ہیکل کے زمانہ تک تین ہزار ایک سو دس برس گزرے تھے اور شہر سور کے آباد ہونے سے دو سو چالیس برس بعد اور حیرام شاہ سور کے تخت نشین ہونے سے گیارہ برس بعد ہیکل کی تعمیر شروع ہوئی -

(۲) بادشاہ سلیمان نے بڑے بڑے پتھر اور نہایت مضبوط ہیکل کی نیو کے واسطے درست کرا ے اور بڑی گھری زمین کھدوا کے ہیکل کی بنیاد رکھی تا کہ مُدتون قائم رہے یہ عمارت سنگ مرمر سے تیار ہوئی تھی ہیکل ساٹھ ہاتھ عرض اور ساٹھ ہاتھ طول اور ساٹھ ہاتھ بلند تھی اور اسکے اوپر ایک اور مکان بطور بالاخانہ کے

ف کتاب اول سلاطین کے ۶- باب مین ہے - وہ گھر جو سلیمان نے خداوند کریم کے لیے بنا کیا طول اُسکا ساٹھ ہاتھ اور عرض بیس ہاتھ اور بلندی اسکی تیس ہاتھ تھی - اور کتاب ۲- تواریخ کے ۳- باب ۳-۴ ورس مین یون ہے طول ساٹھ ہاتھ اگلے انداز کے موافق اور عرض بیس ہاتھ اور سامنے کے اُسارے کی لمبائی گھر کی چوڑائی کے موافق بیس ہاتھ اور اونچائی ایک سو بیس ہاتھ - ان کتابونکو عیسائی الہامی کہتے ہین پھر ان کے اختلاف کی تطبیق کچھ انھین کی سمجھ مین آتی ہوگی یوسفس کے عہد مین شاید ان کتابون مین ایسا نہو یا یوسفس کو یہ کتابین نہ ملی ہونگی یا وہ سمجھ نہ سکا ہوگا ۱۲ منہ

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے لاکھون بنی اسرائیل کو ملک شام مین وعدہ الٰہی کے بموجب لیجانے کے لیے نکلے اور وہ مہینے سوا مہینے کا رستہ بنی اسرائیل کی نافرمانیون اور سرکشیون سے چالیس برس کا سفر بن گیا۔ چنانچہ قادس اور شمالی حصہ عرب کے ریگستان مین اس بیشمار بھیڑ کو لیئے ٹکراتے پھرے یہانتک . بجز چند آدمیون کے موسیٰ اور ہارونؑ اور تمام نوجوان بنی اسرائیل جو مصر مین بیس برس کی عمر کے تھے رستہ ہی مین مر کھپ گئے پھر انکے بعد موسیٰ علیہ السلام کے جانشین یوشع بن نون نے ملک شام فتح کیا اور بنی اسرائیل کنعان کے وارث ہوے۔ ان مین یوشع سے لیکر ساؤل یعنی طالوت تک سردار ہوتے تھے پھر انکے بعد سے سلطنت اور بادشاہت قائم ہوئی ساؤل کے بعد سب سے اول بادشاہ بنی اسرائیل کے حضرت داؤد علیہ السلام ہین۔ یہہ بموجب قول یوسفس مورخ کے حضرت یوشعؑ سے پانسو پندرہ برس بعد تخت نشین ہوے تھے انکا پہلا اہم کام یہہ تھا کہ انھون نے یبوسی لوگون کو جو کنعان کی اولاد اور شہر یروسلم مین رہتے تھے مغلوب کیا۔ داؤد نے یبوسیون کو قلعہ سے نکال کر شہر یروسلم کو از سر نو بنایا اور اسکا نام داؤد کا شہر رکھا اور دار السلطنت قرار دیا۔

انہین بیابانون مین مارے مارے پھرنے کے زمانہ مین خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خیمۂ عبادت بنانے کا حکم دیا تھا اور اسکی سب ترکیب بتلائی کہ اتنا لمبا ہو اور اسکے ایسے درجے ہون اور اسکی ایسی قنات ہو اور اسکے اندر صندوق شہادت رکھنے کا ایسا کمرہ ہو اور قربانی کرنے کا فلان مقام ہو اور اسکے عود سوز اور دیگر آلات سنہری روپہلی اتنے اور ایسے ہون اور اسکے کاہن یا امام فلان ہون اور انکا ایسا لباس ہو اور خیمہ کے محافظ اور اسکے اُٹھانیوالے اسرائیل کا فلان فرقہ اور فلان لوگ ہون جسکی مفصل کیفیت توریت مین موجود ہی ہنے بخوف تطویل ترک کرنا مناسب جانا۔

چنانچہ حضرت موسیٰؑ جس مقام سے کوچ کرکے جس مقام پر جاتے تھے وہ خیمہ مع ساز و سامان ساتھ جاتا تھا اور ایک جگہہ سے اُکھیڑ کر دوسری جگہہ پر نصب کیا جاتا تھا۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ سے لیکر حضرت داؤد علیہ السلام تک بنی اسرائیل کے لیئے بھی کپڑے کی مسجد یا ہیکل رہی چنانچہ جب یہہ خیمہ یا مسکن بمقام سیلا استادہ تھا وہین حضرت سموئیل علیہ السلام کی مان نے دعا مانگی تھی کہ جس سے سموئیلؑ پیدا ہوئے عیلی کاہن کے عہد مین۔ اسی زمانہ مین صندوق شہادت جسکو تابوت سکینہ کہتے ہین بنی اسرائیل کے ہاتھ سے ایک لڑائی مین فلسطیون کے ہاتھ آگیا تھا۔ پھر ساؤل کے عہد مین وہ خیمہ شہر نوب مین قائم ہوا تھا

دُل چار انگشت اور اسکے نیچے پیتل کا ایک ستون تھا کہ جسکا قطر دس فٹ تھا اور چار طرف بارہ بیل ڈھلے ہوے تھے تین تین ہر طرف اُنکی پشت پر یہہ حوض تھا۔ اسکو بحر کہتے تھے۔

(۶) اور حوض کے لئے دس چوکونے ستون بنائے انکی لمبائی پانچ ہاتھ چوڑائی چار ہاتھ اور بلندی چھ ہاتھ تھی اور انکے چاروں کونون مین بھی چھوٹے چھوٹے ستون اور دو ستون کے درمیان ایک بیل تھا اور دو کے درمیان ایک بیل اور دو کے درمیان ایک شیر ببر اور دو کے درمیان عقاب اور چھوٹے ستونون مین بھی اور چھوٹے قد کے جانور بنائے تھے اور ان دس ستون کے واسطے دس حوض بنائے تھے جن مین سے پانچ حوض ہیکل کے دائین طرف اور پانچ بائین طرف اور بڑا حوض سامنے تھا۔ اُس مین کاہن لوگ اپنے ہاتھ پاؤن دھوکے (یعنی وضو کر کے) قربان گاہ مین جاتے تھے اور حوض مین اُن جانورون کو دھوتے تھے کہ جنکو قربانی مین گزرانتے تھے۔

(۷) ایک اور قربان گاہ پیتل کی بنائی سوختنی قربانی کے لیے کہ جس کا عرض بیس ہاتھ کا اور طول بھی بیس ہاتھ کا اور دس ہاتھ بلند اور اسکے تصرف کے لیے دیگ اور چمچے اور دست پناہ وغیرہ یہہ سب چیزین نہایت عمدہ پیتل سے بنائین تھین اور اسنے دس ہزار میز دوسرے کامون کے واسطے بنائین کہ جن پر شیشیان اور پیالیان رکھی جاتی تھین اور دس ہزار شمعدان جن مین سے ایک بڑا شمعدان رات دن ہیکل مین روشن رہتا تھا یہہ جنوب مین رکھا گیا اور وہ سونے کی میز کہ جس پر خدا کے نام کی روٹیان رکھی جاتی تھین شمال کی جانب اور سونے کی قربان گاہ انکے درمیان رکھی اور باقی برتن اس مکان مین رکھے جو چالیس ہاتھ لمبا تھا الخ۔

اور ہیکل کے چارون طرف تین ہاتھ بلند ایک دیوار بنائی تاکہ ہر کوئی اُس مین جانے نہ پاوے کیونکہ وہ مکان متبرک تھا وہان خاص پاک شدہ لوگ جاتے تھے۔

اور اس دیوار کے باہر ایک غار پڑا کے زمین کو بلند کراکے اُسپر اور ایک دوسری ہیکل چھوٹی بہ نسبت اس بڑی کے تعمیر کرائی اور اسکے اندر بڑے بڑے کمرے بنائے اور چار دروازے لگائے اور اس چھوٹی ہیکل کے سامنے دورویہ مکانات کی قطار بنائی اور آہین چاندی کا ملمع کیا۔

یہہ ہیکل مع سازو سامان سات برس مین بنکر تیار ہوئی۔ اسکی تعمیر مین سود کے بادشاہ حیرام نے لکڑیونکی

بنا تھا اور اس طرح ہیکل کی بلندی ایک سَو بیس ہاتھ ہوی اور اسکا رخ پورب کی طرف تھا اور ہیکل کے سامنے ایک آمدہ
بیسؔ ہاتھ چوڑا اور بارہؔ ہاتھ لمبا اور ایک سَو بیس ہاتھ اونچا بنایا اور ہیکل کے چارون طرف تیس چھوٹے چھوٹے
کمرے برابر بنائے اور ہر ایک کمرہ پانچ ہاتھ اور اسیقدر چوڑا تھا اور بیس ہاتھ اونچا اور یہہ کمرے زیر و بالا سہ منزلہ
بنائے گئے اور انکی بلندی ہیکل کے نصف بلندی تک پہنچی اور تمام ہیکل کی چھت سرو کی مصفا شہتیرون اور
تختون سے پاٹی گئی اور سونے کی چادرون سے چھت اور دیوارون کو منڈھ دیا کہ جس سے تمام ہیکل روشن
ہو گئی اور ہیکل کی تعمیر ایسی حکمت اور درستی سے کی گئی تھی کہ کہین جوڑ نہ معلوم ہوتا تھا اور بالاخانہ پر جانے
کے لیے ایک زینہ دیوار کے متصل بنایا گیا اور بالاخانہ کے کمرون مین کھڑکیان بنائین -

(۳) اور بادشاہ نے ہیکل کو دو درجہ مین تقسیم کرکے اندر کے درجہ کو جو چوبیس ہاتھ عرض و طول مین یکسان
بنایا اسکو نہائی مکان مقرر کیا اور دوسرا درجہ چوبیس ہاتھ عرض مین اور چالیس ہاتھ طول مین تھا اسے
مقدس کمرہ قرار دیا اور اسمین سرو کی لکڑی کے دروازے لگائے اور سونے کی چادرون سے اُسے منڈھ
دیا اور اُس پر قسم قسم کی تصویرین بنائین اور اُنکے آگے نیلے و ارغوانی و قرمزی رنگ کے پردے باریک کتان کے
بنائے اور انکو لٹکا کر اُن پر بھی عجیب و غریب نقش بنائے - پھر اُس نے نہائی درجہ کے لیے دو کروبین خالص
سونے کے بنائے کہ وہ پانچ ہاتھ اونچے تھے اور اُنمین سے ہر ایک کے دو بازو پانچ ہاتھ لمبے پھیلے ہوے
تھے اور ہر ایک کروبی کا بازو دیوار جنوبی سے ملا تھا اور دوسرے کروبی کا دوسرا بازو شمالی دیوار سے ملا تھا
اور بیچ مین عہد کا صندوق رکھا اور ہیکل کے دروازے مین بڑے بڑے کواڑ لگائے اور اُن پر سونے کی
چادرین جڑوائین اور کل ہیکل کو اندر اور باہر سونے کی چادرون سے منڈھ دیا تھا اور باہر کے دروازون پر
اندر کے دروازون کے مانند پردے تھے مگر برآمدہ پر پردہ نہ تھا -

(۴) اور سلیمان نے ایک کاریگر حیرام ملک سور سے بلایا کہ اسکے والدین اسرائیلی تھے یہہ شخص ہر کام مین
ہوشیار تھا مگر سونے اور چاندی اور پیتل کا کام نہایت عمدہ کرتا تھا اسنے ہیکل کا سب کام سلیمان کی مرضی
کے موافق بنایا تھا اور دو ستون اٹھارہ ہاتھ بلند کہ جنکا محیط بارہؔ ہاتھ تھا اور انکے سر پانچ ہاتھ اونچے
سوسن کے درخت کی صورت بنائی اور ایک جالی کہ جس پر کھجور اور سوسن کے پھول کی شکل بنائی تھی اور
انپر دو سو انار بنائے اور اُن ستونون مین سے ایک برآمدہ کے دھنی طرف رکھا گیا اُسکا نام بوعز تھا -

(۵) سلیمان نے ایک کلان[۱] حوض نصف کرہ کے مانند پیتل کا ڈھلا ہوا بنوایا اور اُسکا قطر دس ہاتھ کا تھا اور اُسکا

[۱] یعملون له ما یشاء من محاریب وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیات الآیہ - سورۂ سبا -

رجبعام تخت نشین ہوا۔ یہہ شخص اوباش اور بدعقل اور اوباشوں کا دوست تھا تھوڑے ہی دنون مین اقتدار سلطنت حاصل کرکے پورا بیدین ہوگیا جسکا ثمرہ یہہ ہوا کہ بارہ فرقون مین سے صرف دو فرقے بنی اسرائیل کے اسکی حکومت مین رہگئے اور دس کا ایک شخص یربعام نامی بادشاہ ہوگیا۔

اسکے چند روز بعد سیساق شاہ مصر دو سو رتھ اور ساٹھ ہزار سوار اور چار لاکھ پیادہ لیکر یروشلم پر چڑھ آیا گرچہ شہر کو ڈھایا جلایا نہین نہ ہیکل کو گرایا مگر اسمین جس قدر سونے چاندی کا اسباب بے تعداد قیمت کا تھا سب لیگیا جسکے بعد رجبعام نے پیتل کا سامان بنایا۔ یہہ پہلی مصیبت تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ہیکل اور یروشلم پر آئی۔

بار دوم

رجبعام سے یوحیاہ کے عہد تک جو تخمیناً چار سو برس کا زمانہ ہی۔ یروشلم مین متعدد بادشاہ گزرے انمین اور بنی اسرائیل کی دوسری سلطنت مین جو دو ٹکڑے ہوکر دو سلطنت قائم ہوگئین تھین باہم بہت کچھ جدال و قتال بھی ہوے جس سے بنی اسرائیل کی سلطنت مین ضعف آگیا تھا اور بت پرست بادشاہ بھی ہوے جنکی بے التفاتی سے ہیکل خراب و خستہ اور بے مرمت پڑی رہی اور اسی عرصہ مین توریت بھی اور صندوق شہادت کے تبرکات بھی جاتے رہے مگر یوحیاہ نے پھر ہیکل کی مرمت کی اور اسکی تیاری مین بہت کچھ روپیہ صرف کیا یہہ بادشاہ دیندار تھا اسکے عہد مین مصر کے بادشاہ فرعون نیکوہ نے ملک آسور پر چڑھائی کی جس کا ایک صوبہ شاہ بابل نیوپلر بنوکد نصر یعنی بخت نصر کا باپ تھا۔ یوحیاہ کا ملک چونکہ بیچمین حائل تھا یہہ شاہ مصر کا معارض ہوا آخر باہم جنگ ہوئی جسمین یوحیاہ زخمی ہوکر مرگیا (یہہ یرمیاہ علیہ السلام کا زمانہ ہی) اسکے بعد اسکا بیٹا یہوآخذ یروشلم کے تخت پر بیٹھا اسکی تخت نشینی کے تیسرے مہینے پھر وہی مصر کا بادشاہ یروشلم پر حملہ آور ہوا اور اس شہزادہ کو زنجیرون مین جکڑ کر مصر لیگیا اور یہہ وہان جاتے ہی مرگیا۔ اور شہر یروشلم اور ہیکل پر بھی قدرے دست تطاول دراز کیا اور اسکی جگہہ یوحیاہ کے دوسرے بیٹے الیاقیم کو تخت یروشلم پر بٹھایا اور اس کا نام بدل کر یہویقیم رکھا اور چار لاکھ چار ہزار تین سو اکیاون روپیہ سالیانہ باج گزاری کا مقرر کیا یہہ شہر یروشلم پر دوسری دفعہ کی مصیبت تھی مگر اب تک سلیمانی ہیکل اور شہر کے شاہی مکانات اور شہر پناہ بدستور قائم تھی جنکو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا تھا۔

بہت مدد کی اور خود سلیمانؑ نے اس کام کے لیے تیس ہزار آدمی مقرر کیے تھے کہ جو کوہ لبنان پر لکڑیان چیرتے اور تراشتے اور یہان بھیجتے تھے انکے علاوہ وہ غیر لوگ بھی تھے کہ جنکو داؤد نے مقرر کیا تھا ستر ہزار آدمی باربرداری کا کام اور اسّی ہزار سنگ تراشی کا کام کرتے تھے اور تین ہزار ان سب کے محافظ تھے اور بادشاہ کا حکم تھا کہ سنگ تراش ہیکل کی نیو کے واسطے بڑے بڑے پتھر تراشین اور انکو وہین درست کرین تب شہر مین لاوین۔

سلیمان کی دعا

جب یہ ہیکل اور اس کا سب ساز و سامان تیار ہو چکا تو حضرت سلیمانؑ نے تمام بنی اسرائیل کو دور دراز سے جمع کیا اور انکی دعوت کی اور بڑی دھوم دھام سے صندوقِ شہادت اندر رکھا جب کاہن لوگ سب چیزین بترتیب اندر رکھکے باہر آئے تو ایک سیاہ ابر کا ٹکڑا کہ جس سے اندھیرا ہو گیا ہیکل کے اندر گیا جس سے لوگون کو اسکی مقبولیت کا یقین ہوا تب سلیمان علیہ السلام نے سر سجدہ مین رکھ کے یہ مناجات کی کہ تو آسمان و زمین برّ و بحر کسی مکان مین سما نہین سکتا اب اے خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ اس مکان مین جس وقت بندے تیرے عبادت کرنے آئین دعا مانگین تو ان سب کی بندگی قبول کر اور انکی دعائین سُن اور انکی حاجات کو بر لا گرچہ تو اپنے تمام بندون کی نگہبانی کرتا ہی مگر جو تجھسے ڈرتے ہین تو انکا زیادہ نگہبان اور ان پر مہربان ہے۔

اسکے بعد خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور پھر قربانی بہت اور بیشمار جانورون کی گذرانی جنکو سب کے روبرو آسمان سے آگ اُتر کر کھا گئی جس سے سب کو مقبول ہونیکا یقین ہوا۔ پھر تمام لوگون کو رخصت کیا وہ سب خوشیون کے نعرے مارتے ہوئے اپنے شہرون اور گاؤن اور گھرون مین گئے۔

آج کے دن سے بھی زیادہ کوئی دن خوشی اور اقبال کا بنی اسرائیل کے لیے ہوا ہوگا؟ آج آفتاب اقبال و دولت نصف النہار پر تھا پھر زوال شروع ہوا۔

فصل چہارم

مسجدِ سلیمانی کی بربادی اور شہر یروشلم اور مسجد پر حوادث کہ کے بار منہدم ہوے اور پھر بنائے گئے عہدِ اسلام تک؟

ہیکل کی بربادی

سلیمان علیہ السلام چالیس برس سلطنت کرکے چورانوے برس کی عمر مین جان بحق ہوے انکے بعد انکا بیٹا

ف یوسفس مؤرخ اپنی کتاب کے حصۂ ہشتم ۲-باب مین کہتا ہی کہ سلیمان کے پاس ایسے بھی منتر تھے کہ جنسے دیو دفع ہو جاتے تھے پھر انکے ایک منتر کا اثر اپنے مشاہدہ مین آنا بھی لکھتا ہے۔ یہان سے ثابت ہی کہ جن اور دیو انکے مسخر تھے اس بات کا استعجاب انکو ہی کہ جو دیو اور جن کا صرف اپنے مشاہدہ مین نہ آنیسے انکار کرتے ہین جسکے تاریخی واقعات کی غلط توجیہین کرنے پر مجبور ہوتے ہین۔ اس تقدیر پر جنون سے کام لینا بھی کچھ بعید نہین جیسا کہ قرآن مجید سے پایا جاتا ہے ۱۲ منہ

قتل ہوے اور اُسکی آنکھین پھوڑکر زنجیرین پہنا کر بابل مین بھیجا گیا جہان جاکر وہ مرگیا۔

بخت نصر کے سپہ سالار نے یروسلم اور ہیکل کے سب مال و اسباب کو جمع کرکے باقی تمام شہر اور ہیکل مین آگ لگادی اور سب کو جلا کر خاک کردیا اور ہیکل اور شہر کو بنیادون تک اُکھاڑکر میدان کردیا اور ہزارہا مزدورون کو اسیر کرکے بابل مین پہونچادیا اور ہیکل کے وہ برنجی ستون اور وہ حوض اور وہ ڈھلے ہوے جالی دار پیتل کے سامان اور وہ بیل اور وہ کرسی جنکو زمانہ کے منتخب کاریگرون نے کس محنت سے بنایا تھا سب کو بابل روانہ کیا اور بیشتر کو توڑ پھوڑ دیا توریت بھی جو ایک نقلی نسخہ تھا وہین جلا دی آج یہود برباد ہوئے آج یہود گرفتار ہوگئے آج وہ ہیکل سلیمانی جسکا دنیا مین نظیر نہ تھا منہدم ہوگئی شہر کے عمدہ مکانات اور بازار [illegible] اشک حسرت کے ساتھ رخصت کرتے اور بابل کے سفاک سپاہیون کے ہاتھ مین انکی زنجیرین بل دیتے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حادثہ عبرت خیز حضرت مسیح علیہ السلام سے بقول اکثر مورخین پانسو چھیاسی برس پیشتر گزرا ہے یعنی تخمیناً چارسو پندرہ برس بعد تعمیر ہونے کے ہیکل برباد ہوئی ہے[1]۔

حضرت یرمیاہ علیہ السلام چونکہ صدقیاہ بدبخت کو اس پیش آنیوالی مصیبت سے مطلع کرکے اسکی بدکاری اور بت پرستی سے نصیحت فرماتے تھے اسلیے انکو صدقیاہ نے قید کردیا تھا جس طرح اس سے پیشتر یروسلم کے بدبخت بادشاہون نے انبیاء علیہم السلام کو قتل و قید کیا تھا۔

شاہ بابل کے ملازمون نے حضرت یرمیاہ کو قید سے رہائی دیکر انکے ساتھ نیک سلوک کیا اور آزادی دی کہ جہان چاہو رہا کرو اب شہر بلکہ ملک اُجاڑ پڑا ہے اور جو چند کنگال یہودی باقی گرد و نواح مین تھے جنکو کاشت و خدمت کے لیے رکھا تھا انپر جدلیاہ بن اخی قام کو حاکم مقرر کرکے مصفاہ مین رہنے کا حکم دیا۔

غالباً وہ شخص کہ جسکا قصہ قرآن مجید مین ہے قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ ہٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِہَا الآیہ یہی حضرت یرمیاہ ہین جو ہیکل اور یروسلم کی بربادی دیکھکر دل مین کڑھتے اور روتے تھے انہون ہی نے یہہ کہا تھا

[1] وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوا کبیرا فاذا جاء وعد اولٰہما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید فجاسوا خلال الدیار الآیہ خدا تعالی نے بنی اسرائیل کو مطلع کردیا تھا کہ تم دوبارہ سرکشی نہایت درجہ کی کروگے پس جب اول سرکشی ہوگی تو ہم تمپر ایک زور آور قوم مسلط کرینگے اسمین بخت نصر کی طرف اشارہ ہے چنانچہ بنی اسرائیل کی سرکشی اور فساد کا اس زمانہ مین انتہا ہوگیا تھا پس انپر بخت نصر مسلط ہوا جسنے انکو برباد کردیا اسکے بعد پھر بنی اسرائیل اپنے ملک مین آباد ہوے اور ہیکل اور شہر آباد ہوا تو پھر دوبارہ سرکشی و کفر اور بت پرستی کرنے لگے اسلیے دوبارہ بلاء عظیم انپر نازل ہوئی جسمین انیتوکس یا طیطس شاہ روم کی چڑھائی کی طرف اشارہ ہے ۱۲ منہ

بارِ سوم

اِس واقعہ کے چند سال بعد بابل کے بادشاہ بخت نصر نے ملک یہودیہ پر چڑھائی کی اور یروسلم کو فتح کر کے یہولقیم کو اپنا باج گزار بنایا اور بہت کچھ مال و دولت لوٹا اور خاندان شاہی مین سے ایک گروہ کو لیکے محل کا خواجہ سرا بنا کر لے گیا۔ ان اسیرون مین حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام اور انکے تین رفیق بھی تھے

اسکے تھوڑے دنون بعد یہولقیم نے بدعہدی کر کے شاہ بابل کی اطاعت سے انحراف کیا شاہِ بابل ان دنون اپنی مان کے ماتم اور دیگر علائق مین مبتلا تھا خود تو نہ آسکا لیکن اسنے یہودیہ کے آس پاس کے سردارون کو جو سریانی اور موابی اور عمونی وغیرہ تھے حملہ کرنیکو حکم دیا ان لوگون نے چارون طرف سے ملک پر تاخت و غارتگری کر کے گیارہ برس تک یہولقیم کا ناک مین دم کر دیا آخر اسکو قتل کر کے یروسلم کے پھاٹک کے باہر پھینکدیا۔

اسکے بعد اسکا بیٹا یکونیاہ یروسلم کے تخت پر بیٹھا اسکے تیسرے مہینے خود بخت نصر ایک جرار لشکر لیکر یروسلم پر چڑھ آیا شہر کو فتح کر کے یکونیاہ اور اسکی مان اور دیگر بیگمون اور شہر کے امیرون اور ہر قسم کے کاریگرون لوہارون اور سنگتراشون کو اور شاہی خزانہ اور ہیکل کے سب سونے کے برتنون اور دیگر سامان کو لوٹ کے لے گیا اور یکونیاہ کے عزیزون مین سے ایک شخص صدقیاہ کو حکومت دیگیا اور اس سے فرمانبرداری کا عہد لیا۔ بخت نصر کا واپس ہونا تھا کہ آس پاس کے سردارون نے اپنی دوستی اور بخت نصر کی بغاوت پر آمادہ کرنے کے لئے ایلچی بھیجنے شروع کئے ادھر شاہِ مصر نے ہمت دلائی آخر اپنی سلطنت کے نوین سال یہ بدعقل شاہزادہ شاہِ مصر کا اعلانا معاہد ہوگیا اور شاہِ بابل سے کھلم کھلا انحراف ظاہر کر دیا۔

بارِ چہارم

اسکے دو برس بعد بخت نصر بڑے بھاری لشکر کے ساتھ یروسلم کی طرف متوجہ ہوا ادھر شاہ مصر نے بھی اپنی کمک صدقیاہ کے لیے بھیجی مگر اس خونخوار فوج کے سامنے کون ٹھہر سکتا تھا جو بنی اسرائیل کے اوباش اور فاسق اور مرتد بادشاہون سے انتقام لینے کے لیے قہرِ الٰہی کا نمونہ تھا؟

شہر کو فتح کر لیا صدقیاہ روپوش ہو کر بھاگتا ہوا گرفتار ہوا اور شہر ربلہ مین قید کر کے بھیجا گیا وہان اُسکے بیٹے

پہلا حملہ بابل کا ۵۹۹ ق م

بیت المقدس کی بربادی

ع اپنا کعبہ جدا بنائینگے ہم ۹ اور توریت مین جو عیبال پہاڑ پر معبد بنانیکا حکم تھا (استثناء ۲۷ باب ۴ ورس)
انہون نے اس لفظ عیبال کو بدل کر جرزین قائم کیا اور یروسلم کے منکر ہو گئے اور ایک دوسرے کو
تحریف توریت کا الزام دینے لگے اور یہہ جھگڑا انین قرنون تک رہا چنانچہ ایک بار سکندریہ کے یہودیون
اور سامریون مین یہہ مباحثہ ہوا اور شاہ مصر کے روبرو ایکسو پچاس برس پیشتر سامریون نے شکست کھائی۔
سامری توریت کے پانچون حصون کے سوا عہدِ عتیق اور عہدِ جدید مین سے کسی کتاب کو الہامی نہین
جانتے یہہ لوگ اب بھی شام مین موجود ہین)۔
... حوزی اور زکریا بن عید و علیہما السلام نبیون کی تعمیر مین ہدایت ہوتی تھی اور شاہ ایران کی طرف سے
تعمیر کا خرچ اور لکڑی پتھر کی مدد ملتی تھی اور ان اضلاع کے صوبے نہایت سرگرمی سے فرمان شاہی کے
بموجب مدد دیتے تھے چند عرصے کے بعد حضرت عزیر علیہ السلام بھی مع بہت سے ساز و سامان اور ایک
جماعت کے آکر شریک ہوے۔ اور حضرت عزیر نے اپنی یادیران دونون نبیون کی مدد سے یہود کے لیے
ایک کتاب بھی مرتب کی جسکو وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت کہتے ہین اور نیز انکے دین اور رسوم عبادت کا
بھی انتظام کیا۔ دارا کے عہد مین سات برس کے اندر ہیکل بنکر تیار ہوی اور جب بنی اسرائیل کے لوگ قربانی
کرنیکو جمع ہوے اور بہت لوگ دف لیکر خدا کی حمد و ستائش گانے لگے تو نو عمر ہیکل کی خوشی مین نعرے مارتے
تھے اور پرانے لوگ قدیم ہیکل کو یاد کرکے زار زار روتے تھے۔
دارا کے بعد اُسکا بیٹا خشیارش شاہ تخت نشین ہوا یہہ بھی بنی اسرائیل پر بڑا مہربان تھا اسکے مقرب حضرت نحمیاہ
علیہ السلام تھے جو شہر سوسن دار السلطنت ایران مین رہتے تھے انسے چند بنی اسرائیل نے بیان کیا کہ شہر پناہ
نہونیکی وجہ سے اطراف کے لوگ ہمکو لوٹتے ہین حضرت نحمیاہ نے بادشاہ سے اجازت اور پروانہ لیا اور خود بھی
آئے اور شہر پناہ بھی بنائی (یہہ یوسفس کا بیان ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دارا وہ نہین کہ جسکو سکندر رومی نے
مغلوب کیا کیونکہ اس دارا کا کوئی بیٹا نہ تھا نہ اسکو تخت ایران نصیب ہوا) اسکے بعد سے یروسلم اور
اسکے باشندے شاہان ایران کے مطیع رہے ان کی مستقل حکومت نہ تھی۔ سکندر رومی کے
عہد تک۔ سکندر فلپ نے یونان سے خروج کرکے مشرقی ملکون پر حملہ کرنا شروع کیا اور آخر دارا شاہ
فارس کو شکست دی اور ملک فارس اپنے قبضہ مین لے لیا اور اسکے بعد ہندوستان پر حملہ آور ہوا

کہ یہ شہر اب کیونکر آباد ہوگا اسپر انکا انتقال ہوا اور انکی سواری کا گدھا بھی مرگیا اسپر سو برس کا عرصہ گزر گیا اس عرصہ مین بنی اسرائیل بابل سے رہا ہوکر پھر یہان آئے اور دوبارہ ہیکل اور شہر کو تعمیر کیا اسکے بعد خدا نے یرمیاہ کو زندہ کرکے پوچھا کہ کتنی دیر تو پڑا رہا اُنہون نے کہا ایک دن یا کچھ کم پھر خدا نے انکے روبرو انکے گدھے کو بھی زندہ کیا اور فرمایا کہ تو سو برس پڑا رہا اور دیکھ ہمنے پھر کس طرح سے اسکو آباد کردیا؟

جسکی بعض لوگ یہ تاویل کرتے ہین کہ یرمیاہ سوگئے تھے اور خواب مین ان کو خدا نے یہ کیفیت دکھلائی تھی۔ اسی طرح یہودی اور عیسائی مورخ بھی اس قصہ کے منکر ہین اور وہ کہتے ہین کہ یرمیاہ مصر چلے گئے تھے وہین مرے۔

ہیکل کی دوبارہ تعمیر

بابل مین ستر برس تک یہودی رہے اسمین اپنے دینی دستورات بلکہ اکثر زبان سے بھی ناآشنا ہوگئے ہونگے آخر جب شاہان بابل کا ایران کے بادشاہ خسرو کے ہاتھ سے خاتمہ ہوا تو مسیح ؑ سے تخمیناً پانسو برس پیشتر خسرو شاہ ایران کے حکم سے بیالیس ہزار یہودی جن مین یشوع سردار کاہن اور زوربابل تھے پھر اپنے ملک یہودیہ کو روانہ ہوے اور انکو شہر اور ہیکل کی تعمیر کی اجازت بھی ملی اور ہیکل کا بچا کچا اسباب بھی ملا مگر باقی یہودی بابل ہی مین رہے اور حضرت حزقیل اور دانیال علیہما السلام یہین فوت ہوگئے تھے۔ بنی اسرائیل نے تعمیر شروع کی مگر لوگون کی غمازی سے کم بے بیس لنے۔ وکدیا نو برس رُکی رہی پھر شاہ دارا کے حکم سے تعمیر شروع ہوئی اور کئی برس مین ہیکل اُسی جگہہ اور اسی نمونہ پر تعمیر ہوی اور اسی بناکے موقع پر سامری لوگ (کہ جو دراصل وہ بھی یہودی تھے انکو آسور کا بادشاہ شالمنذر مسیح ؑ سے سات سو اکیس برس پیشتر اسیر کرکے لیگیا اور وہان انکی نسل غیر قومون سے مخلوط ہوگئی اور عرصہ کے بعد پھر یہ دوغلی قوم اپنے ملک سامریہ مین آبسی یہ لوگ بنی اسرائیل مین سے اس دوسری سلطنت کے لوگ ہین جنہون نے ربعام کی ماتحتی مین ایک دوسری سلطنت قائم کی تھی) بھی اسمین شریک ہونیکو موجود ہوے مگر یہودیون نے منع کیا تب اُنہون نے ایک کو لاوی فرقہ مین سے اپنا کاہن یعنی امام بنا کر انکے مقابلہ مین اپنے لیے کوہ جرزین پر ایک ہیکل بنالی

یہ یونانی سلطنت کہلاتی تھی اور اس خاندان کے بادشاہ انتیوکس کہلاتے تھے۔ انکی اور مصر کے بادشاہون بٹلومی خاندان کی ہمیشہ لڑائیان ہوا کرتی تھین۔ یہودی بیچارے ان دونون پتھرون مین پسا کرتے تھے۔ آخر انتیوکس چہارم کا تسلط یروسلم پر تھا اسنے کہانت کا عہدہ تیرہ لاکھ مین یسون یہودی کے ہاتھ فروخت کیا پھر اس سے لیکر اسکے بھائی منلاؤس کے ہاتھ چوبیس لاکھ پچھتر ہزار پر فروخت کر ڈالا۔ انتیوکس کی خبر وفات سنکر یسون اپنے بھائی پر حملہ آور ہوا اور اسکو قتل کیا چونکہ یہہ بادشاہ ہنوز زندہ تھا طیش مین آکر حضرت مسیح سے ایک سو ستر برس پہلے۔

یروسلم پر پانچوان حادثہ

یروسلم پر چڑھ آیا چالیس ہزار یہودیون کو قتل کیا اور چالیس ہزار کو قید کر کے لے گیا اور ہیکل کا اسباب جو چار کروڑ انسٹھ لاکھ ساٹھ ہزار کی مالیت تھا لوٹ کر لے گیا اور ہیکل کی نہایت بیعزتی کی اور ایک ظالم کو یروسلم کا حاکم مقرر کر گیا۔

پھر جب اسنے مصر پر چوتھے بار حملہ کیا اور یہودی مصریون کے مددگار ہوے اور یہہ بادشاہ ناکام پس پا ہوا تو اسنے اپنے سپہ سالار کو حکم کیا کہ یروسلم کو برباد کرے چنانچہ اسنے آکر بہت کو قتل کیا اور شہر مین آگ دیدی اور شہر پناہ اور دیگر عمدہ مکانات کو گرا دیا مسیح سے ۷۰ برس آگے (مگر ہیکل بچ رہی) پھر انتیوکس کو انطاکیہ پہنچکر یہہ خبط پیدا ہوا کہ سب لوگون کو یونانیون کے مذہب بت پرستی پر چلاوے چنانچہ اسنے اپنے نائب ایتیوس کو یہودیون پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ جو نہ مانے تو اسکو قتل کرے اسنے یروسلم پہنچکر چند بیدین یہودیون کو شریک کر کے لوگون کو بت پرستی پر مجبور کیا اسنے تمام کتب یہود کو تلاش کر کر کے جلا دیا اور ہیکل مین جوپٹر کی مورت قائم کی اور جنے اس حکم کی تعمیل نہ کی اُسکو قتل کیا۔

اسمونی خاندان

کا ایک بوڑھا کاہن مت تھا تھیس اپنے پانچ بیٹون یوحنا۔ شمعون۔ یہوداہ۔ ایلغاذر۔ یونتان کو لیکر اپنا دین بچانے کے لیے یروسلم سے بھاگ کر اپنے وطن اور شہر مودن مین آیا یہان بھی اسکے تعاقب مین انتیوکس کے لوگ آئے اسنے اپنے پانچون بیٹون اور بہت سے دیندار یہودیون کو جمع کر کے

پھر شہر بابل مین آکر وفات پائی۔

(یہہ واقعہ حضرت مسیح سے تین سو تینتیس برس پہلے گزرا ہے) اسکے عہد مین یروسلم کے کاہنون نے اسکی حکومت قبول کی۔ اب تک ہیکل اور یروسلم جدید پر کوئی نئی مصیبت نہین آئی تھی اور یہود اپنے افعال قبیحہ پر نادم اور تائب بھی تھے کہ جنکے باعث ان پر اول بلا نازل ہوچکی تھی مگر اب پھر بدکاری اور گناہ کی طرف قدم بڑھانے لگے۔

... تقسیم ہوا۔ انٹی گونس نے ایشیا کو سلوکس نے ملک بابل کو (یوسفس) اس ٹولمی نے جاکر ملک یہودیہ اور یروشلم پر قبضہ کرلیا ... قبضہ کیا

انکی ایمانداری سمجھکر بہت کو عمدہ عہدے دیے اور پھر بہت سے اسکی قدردانی سے ملک مصر مین چلے گئے اور ہزارون اسکندریہ مین سکونت پذیر ہوے۔ پھر مصری بادشاہ کو یہودی کتابون کے جمع کرنے اور عبرانی سے یونانی زبان مین ترجمہ کرانیکا شوق ہوا تو الیعزر یہودیون کے سردار کاہن کے نام ایک خط لکھا اور چند افسر بہت سا ہدیہ دیکر بھیجے کہ آپ ہر فرقہ سے چند چند آدمی میرے پاس بھیجدیجے تاکہ وہ مجھے ترجمہ مین مدد دین کاہن نے بڑے شکریہ کے ساتھ جواب لکھا اور بہتر آدمی کتابین دیکر ترجمہ کرنے کو بھیجے جنہون نے شریعت کا عبرانی سے یونانی مین ترجمہ کیا اس ترجمہ کو سپٹواجنٹ کہتے ہین جسکے معنی بہتر کے ہین۔[۱] اسکے عہد مین یہودیون نے بڑی عزت پائی۔

اسی طرح ایشیا کے بادشاہون نے بھی یہود کی نہایت عزت و حرمت کی چنانچہ سلوکس نے ایشیا اور سریا مین قلعہ بناکے انکا یہودیون کو سردار کیا اور اپنی دار السلطنت انطاکیہ مین بھی انکو بہت کچھ دخل دیا۔

واضح ہو

کہ سکندر کے بعد جب ملک کے ٹکڑے ہوے تو ایک شخص انیتوکس[۲] نے حضرت مسیح سے تین سو برس پیشتر یعنی سکندر کی وفات کے تینتیس برس بعد شہر انتاکیہ (انطاکیہ) آباد کرکے اسکو اپنا دار السلطنت ٹھرایا۔

سلہ مسیح سے ۳۱۴ برس آگے انیتوکس نے ملک یہودیہ کو ٹولمی شاہ مصر کے ہاتھ سے چھوڑالیا پھر مسیح سے ۳۰۲ برس آگے ٹولمی نے پھر یہودیہ کو لے لیا اور ۲۰۵ برس پیشتر تک مصریون کے قبضہ مین رہا یہہ زمانہ یہود کے لیے امن کا تھا اسی عہد مین یہود نے پہلی کتابون کو اور دیگر روایات کو جمع کیا یہہ توریت و صحف انبیا اسی عہد کی تالیف ہین۔ اسی عہد مین سپٹواجنٹ ترجمہ ہوا ہے۔ ۱۲ منہ

جب سے ملک یہودیہ روم کے بادشاہون کے حکم مین رہا۔ جن دنون مین کہ رومی سرداران ملکون کی فتوحات مین مصروف تھے ان دنون مین ایک شخص ادومی انٹی پیٹر نے رومیون کو بڑی مدد دی تھی جسکے صلہ مین جولیس قیصر روم نے اسکے بیٹے انٹی پیٹر کو ملک یہودیہ اور اُسکے پاس کے ملکون کا حاکم مقرر کردیا جسکے تحت مین یہود کا کاہن یعنی امام یروسلم کا حاکم تھا۔

مسیح سے چالیس برس بیشتر انٹی پیٹر مذکور مرگیا اور اسکی جگہ اسکا بیٹا ہیرودیس سوریا اور جلیل کا حاکم مقرر ہوا۔

ان دنون مین یہود کا کاہن اور حاکم انٹی گونس یہودی تھا اسنے ہیرودیس مذکور کی یہانتک مخالفت کی کہ وہ شہر روم مین بھاگ گیا وہان سے وہ اپنے دادا کی خدمت کے لحاظ سے یہودیونکا بادشاہ مقرر ہوکر آیا مگر اسکو کاہن مذکور سے تین برس تک لڑنا پڑا اخیر یروسلم کا محاصرہ کرکے اسکو فتح کرلیا اور مریمن یہودیون سے شادی کرکے یہود کا بادشاہ ہوگیا اسکا عمل پینتیس برس تک رہا۔ اسکے اخیر عہد مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوے (صحیح یہہ ہے کہ اسکے بعد)

اسنے یہود کے خوش کرنے کے واسطے ہیکل کو رفتہ رفتہ از سر نو تعمیر کرایا اس طرح پر کہ تھوڑے سے ٹکڑے کو توڑ کر جب بنا چکتے تھے تب دوسرے ٹکڑے کو توڑتے تھے اس طرح پر تمام عمارت نئے سرے سے بہت خوبصورت اور خوشنما بنکر مسیح سے آٹھ برس آگے عبادت کے لیے تیار ہوگئی تھی مگر تکمیل چھیالیس برس تک ہوتی رہی مسیح کی تیس برس کی عمر تک۔

اٹھارہ ہزار آدمی نو برس تک اسمین کام کرتے رہے۔ اور جبکہ موریہ پہاڑی کی چوٹی اسکی وسعت کے لیے کافی نہوئی تو پہاڑی کے چارون طرف بڑا سنگین پشتہ باندھا گیا۔ یہہ بہت بلند تھا خصوصاً دکن کی طرف چھ سو فٹ کی بلندی تھی۔ احاطہ کی باہر والی دیوار اسی پشتہ پر بنی تھی جسکی بلندی ۲۵ فٹ تھی اور آدھے میل کا گھیر تھا۔ اسکے اندر چارون طرف دیوار کے پاس بہت خوشنما برآمدے بنے تھے۔ ان برآمدون مین لوگ ٹہلتے اور انہین مین صراف اور کبوتر فروش بیٹھتے تھے جو ہیکل کی نذر و نیاز والون کے لیے چیزین فروخت کرتے تھے اور اسی جگہ ایک مکان تھا کہ جہان بیٹھکر یہودی معلم جو ربی کہلاتے تھے مسائل تعلیم کیا کرتے تھے۔ اسی جگہ ربیون کو مسیح نے لاجواب کیا تھا (لوقا ۲ باب ۶) پہلے عیسائی بھی یہان جمع ہوا کرتے تھے (اعمال ۲ باب ۴۶)

جہاد کیا جسمین شاہی لوگ شکست کھاکر بھاگے پھر اسنے بتون اور بت پرستون کو توڑا قتل کیا
مسیح سے ایک سو سرسٹھ برس پیشتر۔
اسکے بعد اسکا بیٹا یہوداہ جسکا لقب مقابیس ہی اسکے قائم مقام ہوا یہہ وہی مقابیس ہے جسکی دو کتابین (مقابیس اول و مقابیس دوم عبرانی زبان مین ہین اور یونانی اور سریانی عیسائی و رومن کیتھولک) ابتک انکو آسمانی کتابون کے مجموعہ مین شمار کرتے ہین۔ مقابیس نے یروسلم کو لیا اور کھنڈر شہر کی مرمت کی اور ہیکل بتون سے پاک وصاف کیا انتیوکس نے انتقام کا قصد کیا مگر وہ تھوڑے دنون کے بعد بیمار ہوکر مرگیا پھر مسیح سے ایک سو اکسٹھ برس پیشتر مقابیس ایک لڑائی مین شہید ہوگیا۔[۱]
اسکے بعد اُسکا بھائی یونتان قائم کیا گیا اسنے بھی اپنے بھائی شمعون کی مدد سے دین یہود کا انتظام نہایت عمدگی سے کیا لیکن سریا کے بادشاہ کے ہاتھ سے شہر بطولیمس مین مارا گیا اسکے بعد اسکا بھائی شمعون مسیح سے ایک سو چالیس برس پہلے اسکا قائم مقام ہوا اور اسنے یہودیون کو غیر قومونکی حکومت سے آزاد کیا۔ قلعہ یریحو مین یہہ شخص بوقت واپسی سفر اپنے داماد بطولمی کے ہاتھ سے دغابازی کے ساتھ قتل ہوا۔
اسکے بعد شمعون کا بیٹا یوحنا حاکم اور سردار کاہن ہوا۔ اسنے چند صوبون کو بھی اپنے قبضہ مین کیا اور سامریونکی ہیکل کو بھی غارت کیا اور بہت لوگون کو اپنے مذہب مین شامل کیا اور رومیون سے ازسرنو پھر عہد و پیمان باندھا اسکے فوت ہونے کے بعد اسکا بیٹا ارسطوبوس اسکی گدی پر بیٹھا۔[۲]
اسنے اگلے زمانہ کی طرح پھر یہودیہ مین بادشاہت قائم کی اسیری بابل کے بعد یہہ اول شخص ہی کہ جو یہود کا بادشاہ کہلایا۔ اسنے یہودیون کا ایک بڑا دفینہ برآمد کیا تھا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا سکندر جنیوس تخت نشین ہوا ستائیس برس حکومت کرکے مسیح سے اُناسی برس پیشتر انتقال کیا ان دونون بھائیون مین عہدہ کہانت کی بابت جھگڑا ہوا اور ہر ایک نے اپنی عرضی پومی شاہ روم کے پاس بھیجی جو آس پاس کے ملکون کو فتح کر چکا تھا۔ یہہ بادشاہ یروسلم پر چڑھ آیا اور تین مہینے کے محاصرہ کے بعد یروسلم کو فتح کیا اس لڑائی مین بارہ ہزار یہودی مارے گئے۔ اور اپنی طرف سے سردار کاہن کو نائب مقرر کیا۔

---

[۱] انہین دنون مین رومی سلطنت نے جسکا پایہ تخت شہر روم ملک اٹلی مین ہی بڑا زور پکڑا یہہ سلطنت کمزورونکی اعانت کرتی تھی یہہ سمجھکر مقابیس نے وہان اپنے ایلچی بھیجے اور باہم عہد و پیمان کیا بادشاہان انطاکیہ سے بچنے کے لیے سلطنت نے عہد باندھا او ڈیمٹریوس قائم مقام انیتوکس کو دھمکایا مگر ڈیمٹریوس کی فوج تے یروسلم کو آگھیرا روم سے کچھ مدد نآئی اور مقابیس کے ساتھی بھاگے مقابیس بڑے استقلال کے ساتھ شہید ہوے ۱۲ منہ

[۲] مسیح سے ایک سو سات برس پہلے ۱۲ منہ

سر مبارک اسکی جورو اور بیٹی کے کہنے سے کاٹ کر ایک طشت مین اسکے سامنے لایا گیا۔
ہیرودیس اول کے تین بیٹے تھے اسلیے اسکے بعد اسکے ملک کے تین حصے ہو گئے یہودیہ اور آدومیہ اور سامریہ ملک ارکلاوس کو ملا اور بیت عینا اور تراخونتیس وغیرہ فلیبوس کو اور گلتیہ اور پریہ انطپاس کو۔ اور سب کو ہیرودیس کہتے تھے۔ یہہ ارکلاوس بھی اپنے باپ کی طرح بڑا ظالم اور سنگدل تھا اسی لیے اسکی حکومت کے نو برس بعد اسکو اگستس قیصر روم نے بیدخل کر کے ملک گال (فرانس) مین بھیجدیا اور وہین جا کر یہہ مر گیا۔
انہین دنون مین حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور ہوا اور جا بجا انہون نے وعظ و پند و معجزات دکھلانے شروع کیے گو یہودی انبیاء سابقین کی پیشین گوئی سے منتظر تھے کہ کوئی اولوالعزم رسول پیدا ہونیوالا ہے مگر اپنی بداقبالی اور شامت سے اُلٹے حضرت مسیح علیہ السلام اور انکے حواریون کے دشمن جانی ہو گیے آخر حضرت مسیح کو گرفتار کر کے روم کی طرف سے جو اس ملک مین ایک حاکم پلاطوس رہتا تھا اسکے پاس الزام بغاوت لگا کے سولی دینے لیگئے اسنے انکی خاطر سے انکو سولی دینا چاہا اور خدا نے حضرت کو اوپر اُٹھا لیا اور انکی جگہ انکی صورت مین کسی اور کو کر دیا جو وہ سولی دیا گیا۔ حضرت مسیح ع کے بعد حواریون پر بھی بڑا ظلم و ستم ہوتا رہا بلکہ روم کے بادشاہون کی طرف سے بھی۔
حضرت مسیح ع نے اثناء وعظ مین بارہا یہود کو ایک آسمانی بلا سے ڈرایا تھا کہ عنقریب تمپر آفت آنیوالی ہے اور ہیکل اور شہر کو برباد کرنیوالی ہے مگر وہ اسکو کب باور کرتے تھے؟
چنانچہ حضرت کے بعد جبکہ ملک یہودیہ مین خاندان ہیرودیس کی بدنظمیون کی وجہ سے صوبہ رہنے لگا اور رومیون کی ایک فوج یروسلم مین بمقام ارک رہتی تھی۔ یہودی ادھر تو رومیونکی سخت حکومت سے بیدل تھے ادھر کچھ انکے دل مین اپنی قوم کے بادشاہون اور انکے اقبال کے افسانے سنکر جوش اُٹھتا تھا کہ کسی طرح رومیون کی حکومت سے آزادی حاصل ہونی چاہیے انبیاء کا فرمودہ اور اعمال بد کا نتیجہ کب ٹلتا ہے یہہ تدبیر اُلٹی اُنکی ہلاکت کا باعث ہوئی جسکی تفصیل یہہ ہے کہ یہود نے ملک مین بغاوت شروع کی اور آخر کار فوج ارک کو بھی محاصرہ کر کے قتل کر ڈالا اور بہت سے رومی انکے ہاتھ سے قتل ہوے یروسلم مین اپنا قبضہ اور حکومت یہود نے قائم کر لی۔ عیسائی اس

اِس احاطہ کی دیوار مین نو پھاٹک تھے اور اُن مین داخل ہونے کے لیے بڑے بڑے زینے پشتہ پر بنے ہوے تھے یہہ سب پھاٹک بڑے خوشنما تھے خصوصاً پورب کی طرف کا پھاٹک جو زیتون کی پہاڑی کے سامنے تھا یہہ پھاٹک عمدہ پیتل کا تھا اسکی بلندی پینتیس ہاتھ تھی اور اسکے پاس کے برآمدہ کو سلیمان کا برآمدہ کہتے تھے - باہر والا احاطہ عام لوگون کے لیے تھا اسکے اندر ایک اور احاطہ تھا کہ جہانتک صرف یہودی عورتین جا سکتی تھین صرف اس وقت جبکہ قربانیان لاتی تھین اسکے آگے اسرائیلیون کا احاطہ تھا اور اسکے آگے لاویون کا جہان قربان گاہ اور پیتل کا حوض خاص ہیکل کے سامنے رکھا تھا - خاص ہیکل بہت بلند اور نہایت خوشنما تھی - اسکے سامنے ایک برآمدہ ڈیڑھ سو فٹ بلند اور اتنا ہی چوڑا تھا - ہیکل کے اندر دو دالان یا کمرے تھے ایک جو قدوس کہلاتا تھا ساٹھ فٹ لمبا اور اتنا ہی اونچا اور تیس فٹ چوڑا تھا اسمین نذر کی روٹیان رکھنے کی میز اور بخور جلانے کی قربان گاہ اور سونے کے شمعدان رکھے تھے اُس سے آگے دوسرا کمرہ قدس الاقداس کہلاتا تھا یہہ بیس فٹ چوڑا اتنا ہی لمبا اتنا ہی اونچا تھا پہلے ہیکل کے وقت اس مین عہد کا صندوق کہ جسمین شریعت کی دو لوحین اور مَن کا مرتبان اور ہارون کا عصا رہتا تھا اسمین بجز سردار کاہن کے اور کوئی نہین جا سکتا تھا وہ بھی سال مین ایکبار ان دونون کمرون کے درمیان کتان کا ایک باریک پردہ بڑا قیمتی پڑا رہتا تھا خاص ہیکل کے چارون طرف سہ منزلہ بہت سے کمرے کاہنون کے رہنے کے لیے بنے تھے اور احاطہ مین بہت سی اسی قسم کی عمارات تھین - یہہ سب عمارات سنگ مرمر سے بنائی گئین تھین (از تفسیر پادری اسکاٹ)

جو ہیکل کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے عہد مین تھی وہ یہی تھی - اسی کے کسی کمرہ مین حضرت مریمؑ نے زکریا علیہ السلام کے پاس پرورش پائی تھی - اسی ہیکل مین حضرت مسیحؑ اور ان کے حواری عبادت کے لیے تشریف لایا کرتے تھے -

یہہ ہیرودیس شہر یریحو مین مرگیا اسکے ظلم و ستم سے بنی اسرائیل سخت ناراض تھے - اسکے بعد اسکا بیٹا ہیرودیس اپنے باپ کا جانشین ہوا حضرت مسیحؑ کی طفولیت مین اسی کے خوف سے حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ مصر تشریف لے گیے تھے اور اسی کے عہد مین اسی کے حکم سے حضرت یوحنا یعنی یحیٰی علیہ السلام کا

یہ حادثہ مورخین کے نزدیک سن ستر عیسوی مین ہوا یعنی حضرت مسیحؑ کے صعود کے چالیس[1] برس بعد ظاہر ہوا اسوقت حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریون مین سے صرف یوحنا شہر افسس مین زندہ تھے (ہندی تاریخ کلیسا صفحہ ۲۷-۲۸)

اسکے بعد بھی یہود کی شرارت کم نہوئی چنانچہ اس حادثہ کے چونسٹھ برس بعد آدریان قیصر روم نے یہود پر سخت تشدد کرنا شروع کیا اور حکم دیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا قتل ہوگا اسی دن سے عیسائیون نے توریت وحواریون بلکہ کلیسیا یروسلم کو بالاے طاق رکھکر پولوس کے کہنے سے رسم ختنہ کو ترک کیا تاکہ یہودیون کے شبہ مین مارے نہ جاوین۔

پھر اس قیصر نے یروسلم پر اور ہیکل کی بنیادون پر دوبارہ ہل چلوائے اور اس شہر کا نام بدل کر اپنے خاندان کے نام سے دوسرا نام ایلیہ رکھا یہ بادشاہ ۱۳۸ء مین فوت ہوا۔

اسکے بعد روم مین اور بھی بادشاہ ہوے جو اکثر مذہب عیسائی بلکہ یہودی دونون کے سخت دشمن اور انکے ہاتھ سے عیسائیون کو وہ تکالیف پہنچین کہ جنکا بیان نہین ہوسکتا آخر ۳۲۳ء مین قسطنطین قیصر روم جو بڑا ظالم اور سنگدل تھا اپنے ملک کے استحکام کے لئے عیسائی ہوا اسنے اور پھر اسکے بعد اسکے بیٹے قسطنطین ثانی نے لوگون کو زبردستی عیسائی بنانا شروع کیا پھر اسکے بیٹے کا جانشین جیولین قیصر عیسائی مذہب کے برخلاف ہوا اور اس نے صرف مسیح کی اس پیشین گوئی کی تکذیب کرنے کے لیے جو انجیل لوقا کے ۲۱ باب ۲۴ ورس مین ہے۔ یروسلم مین ہیکل کی تعمیر کرنیکا ارادہ کیا اس لیے اس نے کاریگر بھیجے جب مزدور ہیکل کی بنیاد کھودنے لگے تو زمین سے آگ کے ایسے شعلے نکلے کہ کوئی مزدور[2] نیو نہ کھود سکا اگرچہ بار بار قصد کیا مگر ہیکل کی تعمیر پر قادر نہوے یہ ماجرا سن چار سو عیسوی سے کچھ پہلے کا ہے اسکے بعد پھر اور بھی قیاصرہ گزرے ہین کسینے ہیکل کو تعمیر نہ کیا الغرض طیطس کے عہد سے لیکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد تک گو یروسلم آباد رہا

---

[1] مفتاح التواریخ مین ہے (صفحہ ۵) سن عیسوی کا رواج حضرت مسیح کے پیدا ہونیکے چار سال سات روز بعد سے ہے۔ حضرت نے تیس برس کی عمر مین دعوت دین کی یعنی ۲۶- عیسوی مین- اور ۳۶- برس کی عمر مین پلاطوس کے ہاتھ سے جمعہ کے روز ۳- اپریل ۳۳ء مین وفات پائی اس روز یہود کی عید فصح کا دن تھا انتہی اسلئے موجب سنہ ء تک صعود مسیح سے چالیس برس نہین گزر سکتے بلکہ تین کم چالیس پھر عیسائی مورخ چالیس جاننے کیا سمجھکر کہتے ہین اور تیس بھی جو بتلاتے ہین صریح غلطی کرتے ہین فافہم ۱۲ منہ

[2] (دیکھو صفحہ ۳۰ مین)

فسادمین شریک نہ تھے بلکہ اسی لیے وہان سے مسیح کی خبر کے بموجب (لوقا ۲۱ باب ۲۱) باہر بھاگ گئے تب سپاسیئن رومی سردار ایک فوج کثیر لیکر یروسلم پر چڑھ آیا پھر جب وہ قیصر ہوگیا تو اسکی جگہ شہر کا محاصرہ اسکے بیٹے طیطس نے اپنے ذمہ لیا۔

یروسلم اور ہیکل پر چھٹا حادثہ

شہزادہ طیطس نے شہر کا محاصرہ کیا اور یوسفس مؤرخ کو کئی بار یہود کے پاس بھیجا کہ بغاوت سے باز آؤ اور شہر میرے حوالہ کرو تاکہ تم امن مین رہو مگر یہود کو اپنی شہر پناہ پر گھمنڈ اور نافرمانی کے بدلہ مین خدا تعالیٰ کی مدد پہ بھروسہ تھا نہ مانا اور حتی المقدور دل کو توڑ کر مقابلہ مین آئے آخر غلہ نہونے کی وجہ سے مردار خواری تک نوبت پہنچی اور آپس مین بھی فساد پڑ گیا پس رومی لشکر شہر مین گھس پڑا اور جو سامنے آیا اُسکو قتل کیا مرد وعورت چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہ تھی اور شہر مین آگ لگا دی رومی سپہ سالار نے بہت چاہا کہ ہیکل نہ جلنے پاوے مگر اُس ہلڑ مین کون سُنتا تھا خصوصاً چھ ہزار یہودی ہیکل مین پناہ گزین تھے آخر وہان بھی آگ کے شعلے اُٹھنے لگے اور ہر طرف سے آگ بھڑکنے لگی ادھر جابجا شہر مین خون کی دھارین بہنے لگین شہر کی بنیادین تک اُکھاڑی گئین اور ہیکل کی بھی اینٹ سے اینٹ بجگئی شہر اور ہیکل پر ہل چلا دیا گیا اور توریت (کہ جو ٹولمیون کے عہد مین بنائی گئی تھی) جل گئی بعض کہتے ہین کہ اسکو طیطس شہر روم مین لیگیا (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۰۲) اس حادثہ مین تخمیناً گیارہ لاکھ بنی اسرائیل قتل ہوئے اور لاکھ کے قریب غلام بنائے گئے۔ (اسمین کسیقدر مبالغہ ہے)

اس حادثہ سے پہلے چند آثار عجیبہ بھی ظہور مین آئے تھے (۱) ایک ستارہ تلوار کی صورت شہر کے اوپر منودار ہوا اور ایک دم دار ستارہ تمام سال دکھائی دیتا رہا (۲) عید فصح کی شب مین قربانگاہ کے پاس آدھے گھنٹے تک ایک ایسی روشنی چمکتی رہی کہ گویا دن ہوگیا (۳) ہیکل کا شرقی دروازہ جو پیتل کا تھا اور بیس آدمیون سے بہ مشکل بند ہوتا تھا ایک رات آپسے آپ کھل گیا (۴) عید فصح کے تھوڑے دنون بعد غروب آفتاب کے بعد بادلون مین لڑائی کی گاڑیون اور ہتیار بند سپاہیون کی شکل منودار ہوتی رہی دیر تک (تفسیر اسکاٹ صاحب رومن صفحہ ۱۸۷)

اور اپنے لشکر کو جنگ کی ترغیب دیکر مقابلہ پر آمادہ کیا طرفین مین مقابلہ ہوا یونانی حملہ کی تاب نلا کر بھاگے بہت سے عیسائی مارے گئے باقی تتر بتر ہو گئے اور جو بچے تھے وہ قیصریہ وانٹیاوک اور دمشق کو بھاگ گئے اہل اسلام نے سونے چاندی کی صلیبون اور انکے عمدہ ہتیارون سے اپنے تئین اراستہ کیا۔ اس جنگ مین پچاس ہزار عیسائی مارے گئے اور چار سَو ستر مسلمان شہید ہوئے یونانیون کے سپاہ گری کے فن سے واقف ہونیکی وجہ سے محاصرہ نے طول کھینچا۔ جب مسلمانون نے رومیون پر سخت محاصرہ کیا اور غلہ اور گھانس بند کر کے انکو تنگ کیا تو انہون نے سو ایلچی ابو عبیدہؓ کے پاس بھیجے چونکہ ابو عبیدہؓ نرم دل اور نیک نیت تھے اور اہل یونان کو اس امیر کی آدمیت اور خلق پر اعتماد تھا اسلیے صلح ہو گئی اور یہہ قرار پایا کہ جو باہر جانا چاہین چلے جاوین اور یہان کا امیر خلیفہ کو محصول دیا کرے۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دمشق فتح ہونے سے پہلے ماہ جولائی سنہ ۶۳۴ء مین وفات پائی اور مرنے سے پہلے وصیت کی کہ میرے بعد عمرؓ کو خلیفہ کرنا عمرؓ نے اس عہدہ سے انکار کیا تھا کہ مجھے اسکی آرزو نہین مگر ابو بکر صدیقؓ کے فرمانے سے قبول کیا۔ حضرت عمرؓ نے خلافت کے بعد خالدؓ کو معزول کر کے انکی جگہہ ابو عبیدہؓ کو سردار کیا خالد بن الولیدؓ سیف اللہ نے کہا مین جانتا ہون کہ عمرؓ مجھسے محبت نہین رکھتے لیکن وہ میرے آقا ہین مین اُنکا تابعدار ہون مین پہلے کی طرح ہر کام مین تندہی کرونگا اور ممکن نہین کہ مین اپنی جانفشانی مین جو خدا کی راہ مین کرتا تھا قصور کرون۔ اب مین اُن واقعات فتح بلادِ شام کو مختصراً بیان کرتا ہون۔

لشکر اسلام نے شہر ایما یعنی امیسا اور ہیلیو پولس یعنی بعلبک کو سنہ ۶۳۵ء مین فتح کیا۔ ندی یرموک یعنی ہرومیکس پر جو بحر تبریس (تبریا جھیل) مین گرتی ہی اسکے کنارون پر شاہ استنبول کے طرفدارون کا اسّی ہزار لشکر مسلمانون کے مقابلہ کو جمع ہوا اور اپنی سپاہگری سے ڈرایا لوگون نے خلیفہ کے پاس اس امر کے مطلع کرنیکو قاصد بھیجے خلیفہ نے آٹھ ہزار کی جمعیت اور بھیجی۔

ابو عبیدہؓ نے خالدؓ کو فوج کے تمام اختیارات دیدیے۔ خالدؓ نے لوگون کو کہا کہ بہشت تمہارے آگے ہے اور شیطان اور دوزخ پیچھے اور ابو عبیدہؓ نے فرمایا زخم اور تکلیف مین تم اور دشمن دونون برابر ہین لیکن انعام اور خوشی انکو نصیب نہین (فانهم یالمون كما تالمون و ترجون من الله ما لا يرجون)

اور عیسائیون نے وہان اپنے معبد بنالیے یہودی بھی اسمین رہنے لگے تھے مگر ہیکل اس عرصہ تک جو تخمیناً چھ سو سال کا ہے ویسی ہی اجاڑ پڑی رہی کچھ بنیادون کے نشان باقی تھے اور کچھ نہ تھا۔

ہیکل کی تعمیر چوتھی بار

لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو پھر تعمیر کیا جسکی تفصیل یہہ ہے۔ ہمارے مورخین واقدی وغیرہ نے بہت کچھہ لکھا ہے مگر ہم مخالفون کے سکوت کے لیے عیسائی مورخون سے نقل کرتے ہین وہو ہذا

فصل ۵

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہوکر ایک لشکر جمع کیا اور ۶۳۲ء مین ملک شام کے لینے کا ارادہ کیا اور یزید بن ابی سفیان کو امیر لشکر بناکر اور بہت سی نصیحتین کرکے روانہ کیا ہرکلیس (ہرقل) نے اپنی رعیت کو لڑائی کے لیے بھڑکایا مگر کچھہ کارگر نہوا یزید کے پاس سے متواتر خلیفہ کے پاس فتحیابی کی خبرین آتی تھین ادھر ایک اور لشکر تسخیر بیت المقدس کے لیے تیار کیا آخر شہر بصرہ کو فتح کیا اسکے چار دن بعد قوم سراسن (اہل اسلام) دمشق کی دیوارون تلے آپہنچے یہہ شہر شام کا قدیم تخت گاہ ہے اہل اسلام سے مقابلہ کیا سراسین کی وہ فوجین جو شام اور بیت المقدس کی فتح کے لیے پھیل گئین تھین ایزناڈن کے میدان مین جمع ہوئین یونان کے ستر ہزار عمدہ سپاہی انکے مقابلہ کو آئے خالد رضی نے صلح کے پیغامون کو اس شرط پر کہ عرب اپنے وطن کو پھر جاوین منظور نکیا

۵۲ (حاشیہ صفحہ ۲۹) مسیح کا قول تھا کہ جبتک غیر قومونکا وقت پورا نہو یروسلم غیر قومون سے روندی جائیگی الخ اس قول کا عیسائیون نے یہہ سمجھا ہی کہ بیگانہ قوم ہیکل یا یروسلم کو تعمیر نہ کرسکیگی چنانچہ جیولین قیصر جونکہ غیر تھا یعنی بت پرست کا فروہ آباد نکرسکا اب ہم اسکے بھی معنی تسلیم کرکے پوچھتے ہین کہ جب حضرت عمر رض نے اسکو تعمیر کیا تو وہ غیر قوم نہوی بلکہ اللہ کے مقبول اور انکے زعم کے موجب یہی ایک دلیل اسلام کی منجانب اللہ ہونے پر کافی ہی اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ عیسائی اُہد کی قوم نہین یعنی اسلیے پسندیدہ جماعت نہین کسلیے کہ اسی ہوس پر کئی سو برس تک عیسائیون نے جمع ہوکر بیت المقدس لینے کا قصد کیا مگر بجز ایک عارضی قبضہ کے انکا قبضہ نہوا برخلاف اسکے کہ آج ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ ہوے مسلمان نہ صرف یروسلم بلکہ اس کل ملک کے مالک ہین کہ جسکا وعدہ خدا نے ابراہیم اور اُسکی نسل کے لیے ابد تک کیا تھا۔ آنحضرت علیہ السلام کے عہد سے آگے روم قیصرون نے پھر یروسلم کی عمدہ شہر پناہ اور اسمین برج او خندق بنا دیئے تھے جسکا محاصرہ آکر خلافت عمر رض مین ابو عبیدہ رض نے کیا اور چار مہینے کے محاصرہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے پر شہر مسلمانون کے حوالہ کیا گیا ۱۲ منہ

داؤد چار جو امزد بیٹے چھوڑے داؤد اور طغرل بغرا خان شاہ ترکستان کے ہان ملتجی ہوے اسنے انسنے دغا کی اس سے بھاگ کر یہہ پھر جند مین آ رہے۔ یہانتک کہ دولت سامانیہ کا خاتمہ ہوگیا اور ایلک خان بخارا کا بادشاہ ہوا اسکے مصاحبون مین ارسلان بن سلجوق داخل ہوا یہانتک کہ جب سلطان محمود نے ایلک خان کو بھگایا تو اسکی رفاقت مین ارسلان بھی تھا ارسلان کی جماعت اور ہیجان تک پہنچی ادھر طغرل آس پاس کے بادشاہون سے لڑنے بھڑنے لگا اسکے ہاتھ سے مسعود بن محمود نے شکستین پائین اور آخر کو ملک خوارزم کے بادشاہ بن بیٹھے ۴۳۴ھ ہجری مین پھر رفتہ رفتہ انکی سلطنت زور پکڑتی گئی یہانتک کہ ملک شام اور ایشیا کوچک پر بھی اسکا تسلط ہوگیا قسطنطنیہ مین اسکا خطبہ پڑھا گیا اور اسنے اپنے اقارب مین سے کسی کو شام کا کسیکو کسی صوبجات کا حاکم اور بادشاہ مقرر کردیا یہہ وہ زمانہ ہے کہ مصر مین المستنصر باللہ علوی خلیفہ ہی اور بغداد مین القائم باللہ عباسی ہی ایران مین شاہان بنی بویہ جو خلفاء بغداد پر قابض ہوگئے تھے انہین کے عہد مین تمام ہوے۔ طغرل خلیفہ بغداد کا نائب گنا جاتا تھا طغرل لاولد مرگیا اسکے بعد ۴۵۵ھ ہجری مین اسکی جگہہ اسکا بھتیجا الب ارسلان بن داؤد بن سلجوق وارثِ سلطنت ہوا اسنے بھی بڑی بڑی فتحین پائین اور اسکے وزیر نظام الملک نے بغداد مین مدرسہ نظامیہ قائم کیا ۴۶۵ھ ہجری مین الب ارسلان مرگیا اور ملک شاہ اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا۔ اسکے بعد اسکا بیٹا سلطان سنجر ہوا اور قائم کی جگہہ اسکا پوتا مقتدی بامر اللہ ہوا ۴۶۷ھ ہجری مین الغرض سلجوقی خاندان کے متعدد بادشاہ ہوگئے تھے جن مین باہم لڑائیان ہوا کرتی تھین اور شام کا ملک خصوصاً بیت المقدس کبھی خلفاء مصر کے نوابون کے قبضہ مین آجاتا تھا کبھی خلفاء عباسیہ کے برائے نام مطیعون شاہان سلجوقیہ کے قبضہ مین رہتا تھا۔ اور مسلمانون کی باہمی خونخوار لڑائیون اور طوائف الملوکی نے عیسائیون خصوصاً فرنگستان (یورپ) کے بادشاہون کے دلون مین مسلمانون سے لڑنے اور اپنی ایمان کی جگہہ بیت المقدس کو لینے کا حوصلہ پیدا کردیا اسکی ابتداء یون ہوتی ہے۔

حرب الصلیبین

بیت المقدس کے حج کو ہر طرف کے عیسائی جوق جوق آیا کرتے تھے ان مین ایک شخص پیٹر نامی ایمنس

فصل ششم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بنوائی ہوئی مسجد مدتون تک قائم رہی - اور ملک شام اور شہر یروشلم بھی
اُس دن سے آجتک مسلمانون کے قبضہ مین ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیگا اتنی مدّت ارض مقدس
پر نہ تو بنی اسرائیل کی حکومت رہی نہ کسی اور کی - خلفاء اربعہؓ کے بعد خاص ملک شام مین شہر
دمشق امیر معاویہؓ کا پایہ تخت قرار پایا اور عرصہ تک یکے بعد دیگرے بنی اُمیہ کے بادشاہ ہوتے رہے
ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ کی اولاد مین سلطنت آئی خلفاء عباسیہ مامون رشید
ہارون رشید وغیرہ نے اپنے عہد مین یورپ کے اور ملک بھی ماتحت کر لیے تھے انکے عہد مین شہر بغداد
دار السلطنت تھا ایران عرب مصر شام و دیگر بلاد سب انکے ماتحت تھے -

سنہ ۲۹۶ ہجری مین ملک مصر مین ایک شخص مہدیؒ نے خلفاء عباسیہ کے برخلاف مین اپنی خلافت قائم
کی یہ مہدی اپنے آپ کو امام حسینؓ کی اولاد مین سے شمار کرتا تھا اور یکے بعد دیگرے انکے خاندان مین
سے چودہ خلیفے قائم ہوئے انکی سلطنت پانسو سڑسٹھ ہجری تک رہی انکا اخیر خلیفہ عاضد لدین اللہ
ابو محمد عبد اللہ تھا اس دولت علویہ کا خاتمہ سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب کے ہاتھ سے
ہوا جو انکے ہان آکر وزیر ہوا تھا - سلطان مذکور اپنے چچا شیر کوہ کے ساتھ یہان آیا تھا سلطان
نور الدین محمود شاہ شام کی طرف سے جو متعلقین سلاطین سلجوقیہ مین سے تھا اور اپنے آپ کو خلفاء
عباسیہ کا ماتحت شمار کرتا تھا خلفاء عباسیہ کے عہد مین بخارا و خراسان و ترکستان و ایران وغیرہ بلاد مین نئے بادشاہ
پیدا ہو گئے تھے جو اپنے تئین برائے نام خلفاء عباسیہ کا ماتحت سمجھتے تھے اور انکے ہان سے خطاب اور
سند حاصل کرنے کے لیے نذرین اور تحائف بھیجا کرتے تھے منجملہ انکے دولت سامانی بخارا مین بڑے
زور شور کی تھی جنکے متعلقین مین سے سبکتگین اور اسکا بیٹا سلطان محمود ہے جسنے ہندوستان کو
فتح کیا ترکون کے حوصلے متواتر فتوحات سے بڑھ گئے تو ان مین سے اقبالمند لوگ بھی ظاہر ہونے
لگے چنانچہ انمین سے ایک شخص قاق ترکون کا سپہ سالار تھا اسکا بیٹا سلجوق سلطان بیغو شاہ ترکستان کا
سپہ سالار معتوب ہو کر نواحی جند مین آرہا اور کافر ترکون سے جہاد کرنا شروع کیا اسکے بعد اسکے تین بیٹے
ارسلان موسی میکائیل بھی اسی طرح جہاد کرتے رہے میکائیل شہید ہو گیا اسنے بیغو طغرل بک جغرہ بک

بیت المقدس کو مستنصر خلیفہ مصر کے نواب سے چھین لیا پھر ۴۸۹ھ ہجری مین خلیفہ مصر نے ارتق کے بیٹون ایلغازی و سقمان سے چھین لیا پھر اس جنگ تک مصریون کے پاس رہا اور ابو الفدا سلیمان جسنے پیٹر کے لشکر کو تہ تیغ کیا قطومش سلجوقی کا بیٹا ہی جو قونیہ و دیگر بلاد روم کا بادشاہ تھا ۴۸۵ھ ہجری مین اپنے چچازاد سلطان تاج الدولہ تتش بن الب ارسلان کی جنگ مین مارا گیا (ابو الفدا) اس حادثہ کے دنون مین مستظہر باللہ عباسی خلیفہ بغداد تھا اور سلجوقیون مین سے سلطان محمد بن ملک شاہ بڑی شان و شوکت سے ملک اپنے بھائیون سے فتح کرتا پھرتا تھا۔

دوبارہ حملہ

اول جنگ کے تخمیناً اڑتالیس برس بعد جب عیسائیون نے یہ سُنا کہ فرات کے اس طرف جو عیسائیون نے ایک بڑا قلعہ مسلمانون کے روکنے کے لیے بنایا تھا اسکو زنگی امیر موصل نے لیلیا تو عیسائیون کے دلون مین پھر جہاد کی آگ نے شعلہ بھڑکایا اور اب پیٹر کی جگہ برنارڈ منادی کرنے لگا آخر اسنے لوئیس ہفتم فرانس اور کان رڈ جرمنی کو معتقد کر لیا یہ دونون بادشاہ تین لاکھ لشکر لیکر ہنگری کے رستہ سے قسطنطنیہ پہنچے۔ منوئیل شاہ قسطنطنیہ کی بدسلوکی سے انکی طاقت گھٹ گئی آخر کیدوشیا کے پہاڑون مین انہون نے سخت ہزیمت مسلمانون سے اُٹھائی اور بڑی بڑی مصیبتین اُٹھاکر اپنا سامنہ لیکر پھر کر خراب خستہ ہوکر واپس آئے۔

تیسرا حملہ

۵۸۳ھ ہجری مین سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب نے ان عیسائیون کے مقابلہ کا ارادہ کیا جو نوے برس تک ان ممالک پر حاکم اور مسلط تھے اول طبریہ پر ہفتہ کے روز پانچوین ربیع الاول کو لڑائی ہوئی عیسائیون نے شکست کھائی جسمین فرنگستان کا ایک بادشاہ اور ایک گرجستان کا عیسائی بادشاہ گرفتار ہوا۔ اسکے بعد شہر عکہ کا محاصرہ کیا اسکو بھی فتح کیا پھر بیروت اور قساریہ اور صفوریہ اور رملہ بیت لحم وغیرہ شہرون کو فتح کرتا ہوا خاص بیت المقدس کی شہر پناہ کا بھی آکر محاصرہ کر لیا سرنگین لگادین اور شہر پناہ کو اکھیڑ کر پھینک دیا فرنگیون نے امن چاہا کہا جسطرح تمنے اسکو بزور شمشیر فتح کیا تھا مین بھی اسکو اسیطرح فتح کرونگا پھر فرنگیون نے ایلچی بھیجا کہ ہم بہت ہین تم تھوڑے ہو امن دو ورنہ مرتا کیا نکرتا ہم دل توڑ کر لڑینگے سلطان نے فرمایا ایک شرط پر امن دیتا ہون وہ یہ کہ ہر ایک مرد تم مین سے دس دس دینار (اشرفی) اور ہر ایک عورت پانچ دینار اور بچہ دو دو دینار دیوے تو شہر سے باہر چلا جاوے ورنہ قید ہوگا چنانچہ فرنگیون نے اس شرط کو منظور کیا اور بروز پنجشنبہ ۲۷۔ رجب کو بادشاہ شہر مین داخل ہوا اور سلطانی لوگون نے عیسائیون سے دروازون پر جزیہ وصول کرنا شروع کیا اشرفیون کے ڈھیر لگ گئے ادھر فصیل پر اسلام کا جھنڈا کھڑا کر دیا گیا تھا۔ عیسائیون نے صخرہ کے

صوبہ پکارڈی ملک فرانس کا رہنے والا بھی آیا جو کوتاہ قد حقیر صورت تھا شاید اسنے وہان مسلمانون کے
ہاتھہ سے کچھہ تکلیف پائی اسنے وہان کے بڑے پادری سے شکایت کرکے یہہ کہا کہ تم شاہان یونان سے
مدد کیون نہین مانگتے اُسنے کہا وہ عیش و غفلت مین پڑے ہوئے ہین انسے کیا ہو سکتا ہی پیٹر نے
کہا تو مین شاہانِ یورپ کو آمادہ کرتا ہون۔ پیٹر وہان سے چلے اور اربن ثانی اسس زمانہ کے
پوپ سے ملے پوپ نے وعدہ کیا کہ مین مجلس عام مین اسکی تحریک کرونگا مگر اتنے عرصہ مین تم
منادی کرتے پھرو۔ حضرت مجنونانہ صورت بناکے ایک گدھے پر سوار ہوکر اور بھاری سی صلیب
لیکر تمام ممالک فرانس اور اطالیہ مین منادی کرتے پھرنے لگے۔ شاہراہون گرجا گھرون مین
جہان وعظ کرتے زوارون کی تکالیف بیان کرتے لوگ سنکر رو دیتے اسپر حضرت واعظ
کی ہچکیین اور آہین اور لمبے لمبے آنسو اور حضرت عیسےٰ اور مریمؑ کی دُھائی دینا اور بھی غضب کرتا تھا
آخر ملک فرانس مین نومبر مہینے ۹۵ء مین ایک مجلس جمع ہوئی جس مین بہت سے نامور سردار
اور مشہور امیر بھی آئے آٹھہ روز مجلس رہی لوگ پہلے ہی سے بھرے ہوے تھے ادھر اس
جہاد کا ثواب سنتے ہی چیخ اُٹھے کہ ہان یہی مرضی خدا ہے یہی مرضی خدا ہے۔ بس پیٹر کے ساتھ
ایک انبوہ کثیر جمع ہوگیا جسمین رؤسا اور شہزادے بھی تھے اس لشکر کا سرخ لباس اور صلیب نشان
تھا یہہ لشکر کہ جسکی تعداد لاکھہ سے زیادہ تھی اور جوق جوق لوگ اہین شامل ہوتے گئے ہنوز ملک شام مین
پہنچنے نہ پایا تھا کہ سلطان سلیمان نے مار کر انکے چھکڑے اُڑا دیے لاکھون آدمیون کی ہڈیون کا ڈھیر اس
جنگ کی یادگاری مین لگا دیا مگر ایک دوسرا لشکر اور بھی تیار ہوا تھا جسکا سپہ سالار فرانسیسی شاہزادہ
مسمی گاڈفری بوالون تھا اس لشکر نے جاکر یروسلم کا محاصرہ کیا آخر فرنگی رسالے اور پلٹنین شہر مین گھسکر
آئے اور گلی کوچون مین مسلمانون کے زن و فرزند کو تہ تیغ کرنا شروع کیا صرف مسجد مقدس مین جو کئی ہزار
مسلمان پناہ گزین تھے قتل کئے گئے ہر چند مسلمان رو رو کر امان امان پکارتے تھے مگر ان بیدار عیسائیونکی
رحمدلی کب امان دیتی تھی؟ آخر صلیب کا نشان اُڑنے لگا یہہ واقعہ ایکہزار ننانوین عیسوی مین ہوا اگرچہ تخمیناً
ستر ہزار مسلمان تو شہید ہوے ہی تھے مگر بیچارے یہودی بھی اپنی عبادت گاہون مین قتل کیے گئے۔ گاڈفری اول ہی
سال مین مر گیا مگر تخمیناً نوے برس تک صرف بیت المقدس پر نہ بلکہ آس پاس کے ملکون پر عیسائیون کا قبضہ رہا۔
واضح ہو کہ ۴۶۳ ہجری مین یوسف بن ابق خوارزمی نے سلطان شاہ بن الپ ارسلان کا امیر تھا ملک شام مین جاکر شہر الرملہ اور

کرا دینا چاہا چنانچہ فتح کر دیا۔ اسکے بعد قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ سے اُلجھ پڑے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ان کا سب زور یہین تمام ہوگیا اور واپس چلے آئے ۱۲۱۲ء مین ملک فرانس مین سٹیفن نامی ایک چرواہے کا لڑکا بھی وعظ اور الہام اور تائید غیب کا مدعی ہو کر غل مچاتے پھرنے لگا اسکے وعظ سے تیس ہزار لڑکے بارہ برس کے مسلمانون کے ساتھ لڑنیکو آمادہ ہو گئے اور نعرے مارتے ہوے بیت المقدس کی طرف چلے جو رستہ مین کچھ ڈوب گئے اور کچھ غلام بناکر فروخت کیے گئے اسی طرح جرمن مین سے بھی لڑکون کے دو لشکر چلے تھے جو رستہ ہی مین مفقود الخبر ہوے۔

چھٹا حملہ

۱۲۲۸ء مین اور ہوا۔ پوپ گرگوری کے حکم سے فریڈرک دوم فوج لیکر نکلا اسنے سلطان ملک کامل کو یار بناکر دس برس کے لیے یہہ شرط بجبر کرالی کہ مسجد عمر کی یافہ سے لیکر تلمیس تک کا فریڈرک مالک ہے مگر پادری اس سے ناخوش ہو گئے اسی لیے بیچارہ بہت جلد اٹلی کو واپس چلا آیا۔

ساتوان حملہ

فرانس کے بادشاہ لوئیس نہم نے پھر کیا اسنے ڈمیٹا کا محاصرہ کر لیا تھا مگر انجام کار ۱۲۵۰ء مین مسلمانون کے ہاتھ مین گرفتار ہوا جو چار لاکھ سکہ طلائی دیکر چھوٹا اور چار برس عاقر مین پڑا رہا لاچار ہو کر فرانس مین آیا۔

آٹھوان آخر حملہ

فرانس کے بادشاہ اور انگلستان کے بادشاہ اڈورڈ اول نے کیا سنہ ۱۲۷۰ عیسوی مین مصر اور حبش فتح کرنے کے لیے لوئیس تو حبش ہی مین مرگیا اور اڈورڈ عاقر تک آیا ناصرہ کے مسلمانون کو نہایت بیرحمی کے ساتھ قتل کیا مگر عاقر مین زخم کھاکر پچھلے پاؤن انگلستان کو بھاگ آیا۔ یہہ شہر عاقر جو عسائیون کا مرکز ہوگیا تھا اسکو سلطان خلیل نے آگھیرا آخر فتح کر کے ساٹھ ہزار عیسائیون کو قتل کیا باقی کو غلام بنایا۔

قبہ پر ایک صلیب کھڑی کردی تھی جو سونیکی تھی مسلمانون نے نعرہ اللہ اکبر بلند کر کے اسکو جب اکھیڑ کر پھینکا تو عجب خوشی کا شور وغل تھا کہ ایسا کبھی نہین ہوا ہوگا اور عیسائیون مین رونے پیٹنے کا غل تھا۔
شہر فتح کر کے سلطان نے پھر مسجد کو اسی طور سے تعمیر کرا دیا اور جانب غربی مین جو ایک کمرہ بنایا تھا اُسکو گرا دیا نور الدین محمود بن زنگی نے ایک ممبر حلب مین اس نیت سے بنوایا تھا کہ اسکو بیت المقدس مین کھونگا سلطان نے اسکو منگا کر مسجد مین رکھا اس بادشاہ نے عیسائیون کا نہ صرف بیت المقدس او رملک شام سے استیصال کیا بلکہ حوالی مصر سے بھی۔
جب یورپ مین یہ خبر پہنچی تو پھر جوش پیدا ہوا اور انگلستان کا بادشاہ رچرڈ اول اور فرانس کا فلپ آگسٹس جرمن کا فریڈرک بڑی خونخوار فوجین لیکر بیت المقدس پر چڑھ آئے۔ مگر یروشلم مین جانا نصیب نہوا صرف عکا مین گئے کہ جہان ایک عیسائی بادشاہ کا صلاح الدین نے محاصرہ کر رکھا تھا طرفین مین بڑی لڑائیان ہوئین آخر سب پسپا ہوکر بھاگے اور تھوڑے دنون کے بعد عکہ بھی سلطان نے فتح کرلیا۔ اس جنگ مین صلاح الدین نے وہ فیاضی کی ہی کہ آجتک کوئی اپنے مقابل کے ساتھ مین نکریگا وہ یہہ کہ یورپ کے بادشاہ اور اُنکے لشکری جو بیمار ہوگئے تھے اُنکے لیے برف اور انار اور دیگر سامان ضروری بھیجا اور یہہ کہا کہ تندرست ہوکر مجھسے لڑو کہین تمہارے دلون مین ارمان باقی نہ جائے۔ آخر سب شکست کھا کر پریشان ہوکر اپنے ملکون مین واپس گئے اسی سال مین شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر بڑے زور شور سے حملہ کیا تھا صلاح الدین غازی کے مرنیکے بعد پھر عیسائی دینداروں کے دلون مین جہاد کے ثواب نے جوش مارا۔

چوتھا حملہ

سن گیارہ سو بچانوین سے لیکر ستانوے عیسوی تک اس لڑائی کا خاتمہ ہوا ششم ہنری نے اپنے لشکر کے تین حصہ کر کے ارض مقدسہ کی طرف روانہ کیے اور سب نے جمع ہوکر بڑا زور لگایا مگر صلاح الدین کے جانشینون سے شکست کھا کر نہایت بدحواسی کے ساتھ پسپا ہوئے۔

پانچوان حملہ

۱۱۹۸ سنہ سے لیکر سنہ ۱۲۰۴ء او رہوا پاپا انوسنٹ نے جہاد کے احکام بھیجے اور فولک پادری نے وعظ سے ترغیب دی وینس کے رئیس سے جہاز کرایہ کیے مگر جب اُسکی اُجرت نہ دیسکے تو اُسنے اُنسے اُسکی عوض مین شہر ضارا فتح

...ہ شریف محشی مع اکمال
...ماء الرجال کاغذ رسمی تقطیع
...۲۰-۲۶-۲۴- مجتبائی۔
...ا ولایتی تقطیع "
...ا کاغذ رسمی تقطیع کلان
...۲۶- مجتبائی
...ا ولایتی تقطیع کلان ۲۲-۲۹
...ا گلابی " ۱۶-۲۴
...ت بالسہ مع ترجمہ اردو
...رہ زیر متن و بر حاشیہ حل لغات
...ب بھی ایک عرصہ سے کمیاب
...طبع نے اردو ترجمہ کرا کر
...ضح جلی قلم بہت صحت
...مطبع کی یہ کتاب شیخ
...ق محدث دہلوی رح کی
... سے ہے اس مین حدیثین
...ہر مہینے کے فضائل
...حات بقید ماہ لکھے گئے
...تاب عجیب و غریب اور
...التوصیف ہے۔
...استاشی محشی بحواشی
...تا[illegible] مع محشی
...اقلی[illegible]ون
[illegible]
...صحت
...پا[illegible]
...بیرا[illegible]

کرکے پیشکش ناظرین کیا
کاغذ رسمی
ایضاً کاغذ گندہ حنائی
ایضاً ولایتی
کشف المبہم شرح مسلم الثبوت
مجتبائی یہ کتاب علم اصول
مین بڑی مستند اور معتبر کتاب ہے
مطبع نے اسکو بہت صحت کے
ساتھ طبع کیا ہے۔
خلاصہ کیدانی منظوم
راہ نجات مجتبائی نہایت
صحیح و خوشخط۔
رسالہ عقیقہ اردو مجتبائی
صبح کا ستارہ۔ "
تحفہ جمالیہ رانڈون کی شادی
کا مذہب سے ثبوت دیا ہے
رفاہ المسلمین ترجمہ اردو
مسائل اربعین از مولانا شاہ
اسحق صاحب رح جملہ ضروری مسائل
حالت مولودت تا وفات جو
کچھ کرنا چاہیئے سب لکھے ہین
عقائد منصوری مجتبائی
کنز الفرائض ترجمہ اردو
سراجی و شریفی حامل المتن
مجتبائی - دہلی
ہدایت الصرف از مولانا بحر العلوم
زیر طبع۔

سلالۃ الصرف
مراح الارواح محشی بحواشی
جدیدہ یہ کتاب ایک مدت سے
غلط در غلط طبع ہوتی چلی آتی تھی
اور کسی نے آجتک اسکو صحیح کرکے
چھاپنے کا ارادہ بھی نہ کیا تھا ہون
الٰہی مطبع نے اسکو متعدد نسخون
مطبوعہ اور قلمی سے مقابلہ اور تصحیح
کراکر چھاپا اور نیز اُسکے حواشی بھی
بصرف زر کثیر کتب معتبرہ و شرح
حنفیہ سے بیشتر اضافہ کئے جیسا کہ
شائقین مطالعہ کے وقت معلوم
کرین گے۔
ضریری محشی مجتبائی نہایت صحیح
مبادی الحکمت یہ رسالہ علم
منطق مین بطرز جدید بعبارت
سلیس اردو زبان مین مولوی
نذیر احمد صاحب مصنف مراۃ و
بنات و توبۃ النصوح کی تالیف
سے ہے۔
شرح سلم مولانا بحر العلوم
مطبوعہ مجتبائی - تیار ہے۔
تصنیف فرید الدہر وحید العصر
جامع العلوم منبع الفہوم حضرت
مولانا مولوی عبد العلی صاحب
مرحوم و مغفور کی ہے اس کتاب
کی خوبی و متانت مصنف کے

...حال سے واضح ہے یہ شرح حال اختر
کامل مع منہیات ہے ہر بحث جو کہ
مطارح الاذکیاء اور معرکۃ الارا
تھا شارح محقق نے نہایت تحقیق
و تدقیق سے اسکو تحریر کیا ہے یاد رکھو
شارح علام نے داد تحقیق جیسی
چاہیئے دی ہے [illegible] طلب کی
اسکے ساتھ واضح کردیا ہے [illegible]
کا کوئی مسئلہ مشکل ایسا [illegible]
تحقیق و تحریر شارح علام [illegible]
درجہ کی نفرمائی ہو اور [illegible]
لاحل ایسا نہین کہ جسکو حل نکیا [illegible]
بہرحال اسوقت تک یہ نسخہ طبع
نہین ہوا تھا مطبع نے بصرف [illegible]
و جستجو سے بلیغ حاصل کرکے بحواشی
جدیدہ طبع کیا ہے
قطبی شرح شمسیہ محشی بحواشی جدیدہ
و قدیمہ نہایت صحیح مجتبائی۔
تسہیل الدراسہ شرح دیوان حماسہ
شرح حنفینی تقطیع فرنج مجتبائی
سبع شداد "
مجموعہ ہیئت مجتبائی زیر طبع
اقلیدس مقالہ اداع محشی مجتبائی
ایضاً کاغذ ولایتی
کریم اللغات مجتبائی
منتخب النفائس مطبوعہ
مطبع مجتبائی۔

واضح ہو

کہ مسلمان ان دنون باہمی قتال وجدال مین مصروف تھے جو عیسائیون کو چڑھائی کی جرأت ہوئی اور تخمیناً دوسو برس تک بار بار حملہ کرتے رہے وہ بھی ایک ایک نہین بلکہ کئی کئی بادشاہ متفق ہوکر خصوصاً صلاح الدین کے بعد مشرقی جانب سے تاتاری کافرون چنگیز خان وغیرہ کے وہ زور شور تھے کہ الامان الامان ادھر مغرب کی طرف سے عیسائی بادشاہ زور آزمائی کرتے تھے ایسے موقع پر اسلامیون کا نیست ونابود اور یہود کی طرح تبذل ہوجانا قرین قیاس تھا مگر یہہ اسی وعدہ الٰہی کا اثر ہے کہ ان زلزلون کے بعد پھر اسلام نے کروٹ لی ادھر چنگیز خان کے پوتے کے بعد سے اسکی نسل مین اسلام آیا ادھر سلاطین عثمانیہ کا ستارہ بلند ہوا جسنے یورپ کو نیچا دکھایا اور انکے دلون سے حملون کی ہوس نکالدی۔ لله الحمد۔

صلاح الدین کے قبضے کے بعد سے پھر بیت المقدس مسلمانون کے قبضہ مین رہا چنانچہ آجتک ہے۔ گو آجکل پھر ضعف اسلام انکے امرا اور سلاطین کی غفلت اور کاہلی اور شہوت پرستی کی وجہ سے ہے اور عیسائیون کا یہہ زور شور ہے مگر بیت المقدس لینے کی جرأت نہین جو انکا معبد اور قبلہ وکعبہ ہے۔ یہہ سب فضل ایزدی ہے جو ہمیشہ اسلام پر رہیگا۔ اے الٰہ العالمین اب ہمارے اعمال بد پر لحاظ نہ فرما اپنے رسول اکرم صلعم کے طفیل سے ہمکو ہمارے مخالفون پر سرسبز رکھیو آمین آمین

تمّت

بمطبع مجتبائی دہلی باہتمام مولوی حافظ محمد عبد الاحد
بماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء طبع گردید

اشتہار

کارنامہ ترک

یہ دولت عثمانیہ خلد اللہ
ملکہ کی تاریخ کا پہلا حصہ ہے
جسکا آغاز امیر عظیم الشان سے اور اختتام
سلیمان اعظم ہمعصر بادشاہ جلال الدین اکبر پر
ہوتا ہے اسلام کے سلسل قرنوں کے حصوں میں سے اسکو ایک خاص
کیا ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کی اکثر خوشیاں اسی طاقت کیساتھ ہیں
ہیں حرمین شریفین زادہما اللہ کرامتاً اور متبرک مشاہد کی خدمت کا فخر انہیں کو حاصل ہے
اور یقیناً اکثر مسلمانوں کو انہیں عثمانیوں کیساتھ ایک لازوال ہمدردی اور عام گرمجوشی ہے
ہماری محبت اور سستی کا یہ بھی بڑا سبب ہے کہ ہم لوگ اپنی اور بیگانوں کی تاریخ سے محض ناواقف ہیں اور
اگر اپنے آپ کو کسیقدر اونکی واقفیت کے قریب بھی کرتے ہیں تو صرف افسانہ سمجھکر اور یہ علم یورپ کے ہاتھ میں
جسکا کہ انسانی تحریکات کے اعلی اور اکمل صحون پر پورا قبضہ ہے اس علم کا یہ فرض ہے کہ وہ انسانی زندگی کی
شخصی اور نوعی حصوں کو تہذیب دیتا ہے ملکی ترقیات علمی فضائل اخلاقی خوبیوں اور تمام ناموری قوای انسانی کی
دنیا میں ایسے نظارے پیش کرتا ہے جیسے انسانی کوششوں میں از سر نو زندگی پیدا ہو جاتی ہے یہ ایک مشہور تصنیف
اسمن ترک کا ترجمہ ہے جو کہ ایک قیمتی قابلیت اور وقت کے صرف سے مولوی **خلیل احمد** صاحب بانی اسر آبلی مدرسہ عربی
مدرسۃ العلوم نے اس کالج کی قابلیت اور باہنر دماغوں کی امداد سے مرتب کیا ہے ہمین ایک عجیب انصاف یہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک
عہد کا ایک نقشہ ساتھ لگا دیا گیا ہے جس سے مقامات کی توضیح اور سلطنت کے گھٹنے بڑھنے کی کیفیت معلوم ہو سکتی ہے
جرمن اور انگلش ادب نے اوسکو پیراستہ کر دیا ہے فلسفیانہ انداز سے اسکی خوبی دوبالا ہو گئی ہے ترجمہ کی خوبی نہایت
توجہ کے قابل ہے اس سے اوس ترقی زبان کا اندازہ ہو سکتا ہے جو ہمارے ملک نے ابتک کی ہے تاریخی واقعات کے علاوہ وہ خود
خود اردو ادب اور ترجمین کی رہبری کیلئے ایک خوشنما نمونہ ہے ایسا کون مسلمان ہوگا جو اپنی شوکت اصلی کو دیکھنا
نہ چاہیگا وہ شوکت اصلی کہ جسکو اعلی درجہ کی غیر قوموں نے بھی تسلیم کیا ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اوسکو دیکھین
اپنے سبک کاموں اور بیکار زندگیوں کا اپنے پچھلے ہم مذہبوں کی اولوالعزمی سے موازنہ کرین تاریخی اصول و
اونکی تحریر کے مطالعہ میں خوض کرین اور یہ بھی اہم ہے کہ مورخین یورپ کے رنگ میں حمیت
قومی کی جوش سے یہ سرایت کر گیا ہے کہ وہ اپنے زوال کی تصویر کو بھی نہایت خوشنما پیرایہ
میں ظاہر کرتے ہیں اور بیگانہ دستی ہاتھ کے بنائے ہوئے کسی کسی اعجاز
نازیبا کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ کدورتونکو مٹاکر عالم کی نظر میں جلوہ
افروز ہوتے ہیں اس مطبع نے ایک قومی خدمت
سمجھکر اس حصہ کے اشاعت کرنیمیں
رقم کثیر صرف کی ہے اب اسکی
قدر دانان قوم کی توجہ کا
انتظار ہے کہ وہ مطبع کی ہمتوں کو ایسے مفید کاموں کیلئے اجرا میں
کیسا قوی اور بلند کرتے ہیں

فقط